بسمہ تعالیٰ

احکامِ شرعی

مختصر عملیہ

مرجع مسلمین زعیم حوزۂ علمیہ آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے

السید ابوالقاسم الموسوی الخوئی دام ظلہ الشریف

بسمہ تعالیٰ

احکامِ شرعی

مُختصرِ عملیہ

مرجع مُسلمین آیتہ اللہ العظمیٰ آقائے السیّد ابوالقاسم الخوئی مدظلہ

ترجمہ

علامہ سیّد ذیشان حیدر جوادی

حسبُ الحکم

حُجتہ الاسلام آقائے السیّد محمّد الموسوی دام فیوضہ

یاد رکھئے

اسلام کے احکام منظم اور رسالہ عملیہ
کے مسائل مسلسل ہیں اس لئے کسی باب کے
مسئلہ کو سمجھنے کے لئے اس باب کے جملہ مسائل کا
مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ ورنہ بات واضح نہ
ہو سکے گی اور روز قیامت کی مسئولیت باقی
رہ جائے گی۔



سماحة الإمام آية الله العظمى السيد ابو القاسم الموسوي الخوئي دام ظله

فہرست مسائل

فہرست تازہ ترین مسائل

بسم اللہ ولہ الحمد

ابوظہبی کے تبلیغی دورے پر جاتے ہوئے اچانک بمبئی میں آیۃ اللہ الخوئی دام ظلہ کے وکیل مطلق حجۃ الاسلام السید محمد الموسوی دام لطفہ سے ملاقات ہوگئی موصوف ایک عرصہ سے ملاقات کے پیغامات بھیج رہے تھے مگر میں اپنی مصروفیت کی بنا پر حاضر نہ ہوسکتا تھا اور ویسے بھی بمبئی میری خطابت کا میدان نہیں ہے۔

ملاقات کے بعد آپ نے پہلی بات یہ فرمائی کہ میں آیۃ اللہ الخوئی دام ظلہ کے مختصر رسالہ عملیہ کا ترجمہ اردو زبان میں شائع کرنا چاہتا ہوں اور میں نے اس کام کے لئے مختلف حضرات سے گذارش کی ہے۔ لیکن میری تمنا تشنۂ تکمیل ہی رہ گئی ہے۔ کیا یہ بات ممکن ہے کہ آپ رسالہ کو اپنے ہمراہ لیتے جائیں اور وہاں سے ترجمہ کر کے بھیج دیں میں نے جواب اثبات میں دیا اور رسالہ لے کر رکھ لیا۔ اس کے بعد اچانک موصوف کے ہمراہ گجرات کے دو روزہ دورے پر جانا پڑا۔ واپسی میں بھاؤنگر میں جہاز کے لیٹ ہوجانے کی فرصت سے استفادہ کیا۔ پھر جہاز کے سفر سے فائدہ اٹھایا اور تھوڑا سا کام بمبئی واپس آکر کیا اور خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ڈیڑھ دن کے مختصر عرصہ میں رسالہ کا ترجمہ مکمل ہوگیا اور اب یہ ترجمہ آپ حضرات کی خدمت میں حاضر کیا جارہا ہے۔

اتنی جلدی کے کام میں زبان، بیان، ترتیب، تنظیم کا لحاظ نہیں رکھا جاسکتا اور اس میں اس قسم کی خامیاں یقیناً ہوں گی جن کا مجھے ابھی سے اعتراف ہے۔ لیکن اس بات پر ناز بھی ہے کہ رب کریم نے مجھے حضرت آیۃ اللہ

کے وکیل اور اپنے عزیز ترین دوست سے شرمندہ نہیں ہونے دیا۔

میرے ترجمہ کا مزاج یہ ہے کہ میں کتاب کی مکمل پابندی نہیں کرتا۔ مسائل میں روحِ مسائل کو دیکھتا ہوں مثالوں میں اپنے ملک کی مثالیں دیتا ہوں اور ترتیب میں اپنی ترتیب کو مقدم رکھتا ہوں اور یہ سب باتیں اکثر حضرات کے نزدیک تحریف، ترمیم یا خیانت کے مترادف ہیں۔ لیکن مجھے میرے استاد شہید آیۃ اللہ الصدر طاب ثراہ نے یہ اختیارات دے کر مجبور بنا دیا ہے اور اب میں اپنے اس حق سے دستبردار ہونے کے لئے تیار نہیں ہوں۔

رب کریم سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میری غلطیوں کو معاف کرے اور مجھے مزید اعمال کی توفیق کرامت فرمائے۔

جوادی
قاسم

رسالۂ عملیہ کی اہمیّت

انسان بندۂ خدا ہے اور ملکِ خدا میں رہتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ ملکی قوانین دریافت کرے اور انہیں کے مطابق زندگی گذارے۔ قوانین سے ناواقفیت کسی بھی بے عمل یا بد عمل کو معذور نہیں بنا سکتی۔

قوانین دریافت کرنے کے دو ہی راستے ہیں یا اپنی علمی قوت سے قرآن وحدیث کے مطالب دریافت کرے اور ان سے احکام الٰہی حاصل کرے جس کا نام اجتہاد ہے اور جو بیسوں سال کی علمی جد وجہد کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ جس کے بغیر اس کا کوئی امکان نہیں ہے۔

یا جن لوگوں نے یہ علمی قوت صرف کی ہے۔ اور احکام الٰہیہ دریافت کئے ہیں۔ ان پر اعتماد کرکے انہیں کے بنائے ہوئے راستے پر چلے اور اسے راہِ خدا اور رسولؐ سمجھے جس کا نام تقلید ہے تقلید ہمارے درمیان ایک غیر مفہوم حقیقت اور غیر واضح تصوّر کا نام ہے۔ اکثر لوگوں کے ذہن میں تقلید کے ساتھ نکاح۔ طلاق۔ نماز میّت۔ استخارہ۔ دعا، تعویذ وغیرہ کے علاوہ کچھ نہیں آتا۔ حالانکہ یہ تمام باتیں میدانِ تقلید سے بالکل الگ ہیں۔ تقلید زندگی کے معاملات میں احکام خدا معلوم کرنے کا نام ہے اور اس کے بغیر کوئی زندگی اسلامی زندگی نہیں کہی جا سکتی۔

انسان زندگی بھر عملِ خیر کرتا رہے لیکن اگر تقلید سے آشنا نہیں ہے اور اعلم کے احکام کے مطابق عمل نہیں کیا ہے تو اس کا ہر عمل بیکار ہے ۔ تقلید سے بے خبر رہنا اور اپنی خواہشات کے اتباع میں ہر کام کو اصول دین میں شامل کر کے دائرۂ تقلید سے نکال لینا دین میں کھلی ہوئی تحریف ہے ۔ اور یہ بات انسان کو حدِ کفر تک پہونچا سکتی ہے ۔ اصول دین میں کمی یا زیادتی کا حق کسی انسان کو نہیں ہے اور یہ بات کفر کے مترادف ہے ۔

رسالۂ عملیہ انہیں حقائق کی وضاحت کرتا ہے اور انسان کو اسلامی زندگی گذارنے کی دعوت دیتا ہے ۔ رسالۂ عملیہ کی اہمیت سے انکار اسلامی زندگی کی اہمیت سے انکار ہے اور اس سے غفلت احکام الٰہی سے غفلت کے ہم معنیٰ ہے ۔

اصول دین و مذہب

پانچ ہیں : توحید - عدل - نبوّت - امامت - قیامت

اصول دین کا ایمان و اعتقاد یقینی دلیل کے ساتھ ہر بالغ و عاقل انسان پر واجب ہے۔ اس مسئلہ میں کسی تقلید یا ظن وگمان پر اعتماد کرنے کی گنجائش نہیں ہے

توحید

توحید کے معنی یہ ہیں کہ خالق کائنات کے وجود۔ اس کی یکتائی اور اس کے صفات ثبوتیہ و سلبیہ کا اعتقاد پیدا کیا جائے۔

صفات ثبوتیہ : وہ صفات ہیں جو اس میں پائے جاتے ہیں۔ جیسے علم و قدرت وغیرہ۔

صفات سلبیہ : وہ صفات ہیں جو اس میں نہیں پائے جاسکتے - جیسے جسم و مکان وغیرہ۔

عدل

اس بات کا اعتقاد پیدا کرنا کہ خدا عادل ہے۔ نہ کوئی بُرا کام کرتا ہے اور نہ کسی اچھے کام کو چھوڑتا ہے ظلم اس کے قریب آ نہیں سکتا اور لعنت انبیا رجیبا لطف وکرم اس سے دور ہو نہیں سکتا۔

نبوت

اس بات کا اعتقاد کہ مالک کائنات نے اپنے لطف و کرم سے لوگوں کی ہدایت کے لئے انبیاء بھیجے ہیں جن میں اول حضرت آدمؑ ہیں اور آخر میں حضرت محمد بن عبداللہؐ ۔ آپ اسلام جیسی بہترین شریعت لیکر آئے ہیں جس میں انسانی زندگی کی سعادت کی مکمل ضمانت دی گئی ہے ۔ انبیاء کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔

امامت

اس بات کا اعتقاد کہ حضور سرور کائناتؐ کے بارہ نائب ہیں جو حکم خدا سے دین و دنیا کے امور میں ان کی نیابت کا فرض انجام دیتے ہیں ۔ اور انسانی مسائل کی نگرانی کرتے ہیں ۔

ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں :-

۱۔ حضرت علی علیہ السلام
۲۔ امام حسن ״ ״
۳۔ امام حسین ״ ״
۴۔ امام زین العابدین ״
۵۔ امام محمد باقر ״
۶۔ امام جعفر صادق ״
۷۔ امام موسیٰ کاظم ״
۸۔ امام علی رضا علیہ السلام
۹۔ امام محمد تقی ״ ״
۱۰۔ امام علی نقی ״
۱۱۔ امام حسن عسکری ״ ״
۱۲۔ امام مہدی آخر الزماں ״

نوٹ :- ان بارہ ائمہ کے ساتھ حضرت محمد مصطفیٰؐ اور حضرت فاطمہ زہراؑ کو ملا کر چہاردہ معصومین کہا جاتا ہے ۔

قیامت

اس بات کا اعتقاد کہ پروردگار ایک دن تمام مردوں کو ان کے جسم سمیت دوبارہ اٹھائے گا تاکہ ان کے اعمال کا حساب کیا جا سکے اور اسی کے مطابق ثواب یا عذاب دیا جا سکے ۔

فروعِ دین

عبادات ، معاملات ، اخلاق ، آداب جیسے تمام احکام شرعیہ جن کی پابندی ضروری اور لازمی ہے ان کو فروع دین کہا جاتا ہے ۔

عبادات ۔ وہ اعمال ہیں جن کی ادائیگی میں قربت الٰہی کی نیت ضروری ہے ۔ جیسے نماز ، روزہ وغیرہ

معاملات ۔ وہ مسائل ہیں جن میں قربت الٰہی کی شرط نہیں ہے جیسے تجارت زراعت وغیرہ

فروع دین کے ذیل میں بے شمار مسائل ہیں جن میں سے صرف چند اس رسالہ میں ذکر کیے جا رہے ہیں

(۱) فروع دین کی تعداد : یوں تو فروع دین کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن ان میں سے خاص خاص یہ ہیں ۔

نماز ، روزہ ، حج ، زکوٰۃ ، خمس ، جہاد ، امر بالمعروف ، نہی عن المنکر ، رسولؐ و آلؑ سے عملی محبت اور ان کے دشمنوں سے عملی بیزاری

(۲) فروع دین پر عمل تین ہی طریقوں سے ہوسکتا ہے۔ اجتہاد۔ تقلید۔ احتیاط

اجتہاد مسائل شریعت کی ذاتی تحقیق ہے اور تقلید صاحب تحقیق پر اعتماد کا نام ہے۔

احتیاط میدان عمل میں ایسے عمل کا نام ہے جس سے فریضہ کی ادائیگی کا یقین پیدا ہو جائے۔

(۳) جس شخص کی تقلید کی جائے (مُقَلَّد) اس میں حسب ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے۔

بلوغ۔ عقل، ایمان۔ مردانگی۔ اجتہاد۔ عدالت۔ حلال زادہ ہونا۔ عام آدمیوں سے کم قوت حفظ وضبط کا نہ ہونا۔ زندہ ہونا۔

مردہ کی ابتدائی تقلید نہیں ہوسکتی۔ البتہ اس کی تقلید پر باقی رہنے کا امکان ہے۔ بشرطیکہ زندہ مجتہد اس بات کی اجازت دیدے کہ یہ بھی درحقیقت زندہ ہی کی تقلید ہے۔

طہارت

پانی کے اقسام واحکام:-

(۱) پانی کی دو قسمیں ہیں۔ مطلق ، مضاف

مطلق وہ پانی ہے جسے بلا کسی قید کے پانی کہہ سکیں۔ مضاف وہ پانی ہے جسے خالص پانی نہ کہہ سکیں جیسے آب انگور۔ آب انار وغیرہ۔

(۲) آب مطلق کی چند قسمیں ہیں:-

و ۔ کُر ۔ وہ پانی جس کی لمبائی و چوڑائی ۔ گہرائی ۳-۳ بالشت اور مجموعہ ۲۷ بالشت ہو ۔ وزن کے اعتبار سے اس کا وزن ۷۷، ۳ کیلو ہونا ہے ۔

ب ۔ بارش کا پانی برستے وقت

ج ۔ کنویں وغیرہ کا پانی جس کا کوئی سوتہ ہو اور بہتا نہ ہو ۔

د ۔ کسی مرکز سے برآمد ہونے والا بہتا پانی جیسے نہر، چشمہ وغیرہ

ہ ۔ آب قلیل ۔ (کُر، بارش، کنواں اور جاری کے علاوہ ہر پانی)

(۳) آب قلیل عین نجاست یا نجس شدہ چیز سے متصل ہو جانے سے نجس ہو جاتا ہے اس کے علاوہ ہر پانی اسی وقت نجس ہوگا جب نجاست سے اس کا رنگ یا بو یا مزہ بدل جائے صرف اتصال سے نجس نہ ہوگا ۔

(۴) آب مضاف پاک ہوتا ہے لیکن اس میں پاک کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی بلکہ نجاست سے ملتے ہی نجس ہو جاتا ہے ۔ چاہے کسی مقدار میں کیوں نہ ہو ۔

نجاسات :- دس ہیں ۔

پیشاب ۔ پیخانہ ۔ منی ۔ مردار ۔ خون ۔ کتّا ۔ سوّر ۔ نشہ آور شے ۔ جو کی شراب ۔ کافر

پیشاب پیخانہ :- کوئی بھی جانور تین شرطوں سے نجس ہوتا ہے :

(۱) جانور کا خون ذبح کے وقت اُچھل کر نکلنے کے لائق ہو ۔ مچھلی وغیرہ کا فضلہ پاک ہے

(۲) جانور کا گوشت حرام ہے جیسے بلّی، فضلہ خور جانور، وہ جانور جس سے بد فعلی

کی جائے۔

(۳) جانور پرندہ نہ ہو۔ پرندہ کا فضلہ پاک ہے چاہے اس کا گوشت حرام ہی کیوں نہ ہو جیسے چمگادڑ، مور وغیرہ

منی ہر اس جاندار کی جس کا خون وقت ذبح اچھل کر نکلے چاہے اس کا گوشت حلال ہی کیوں نہ ہو۔

مردار ہر خون جہندہ رکھنے والے جانور کا مردار چاہے وہ ذبیحہ غیر شرعی طریقے سے حلال ہی کیوں نہ ہو جائے نجس ہے۔ خون جہندہ نہ ہو تو مردار پاک ہے۔ جیسے چھپکلی، بچھو، مچھلی وغیرہ

مردار ہی کے حکم میں وہ اجزاء بھی ہیں جو زندگی میں جدا ہو جائیں اور ان میں آثار زندگی پائے جاتے ہوں۔ بنا بریں بال، سینگ وغیرہ اجزاء جن میں زندگی نہیں ہوتی مردار سے بھی جدا ہو جائیں تو پاک ہیں جس طرح کی زندگی میں جدا ہو جانے والی پپڑی وغیرہ پاک ہوتی ہے۔

خون خون جہندہ رکھنے والے جانور کا خون نجس ہوتا ہے چاہے اس گا گوشت حلال ہی کیوں نہ ہو۔ مچھلی۔ مچھر وغیرہ کا خون نجس نہیں ہوتا ہے۔

کتّا، سور

خشکی کے رہنے والے کتے، سوّر کا ہر جزء نجس ہے چاہے اس میں زندگی نہ پائی جاتی ہو۔ بحری کتّا اور سوّر پاک ہے۔

نشہ آور اشیاء ہر وہ نشہ آور شے جو ذاتی طور پر سیال اور بہنے والی ہو نجس ہے،

منجمد شے نجس نہیں ہوتی چاہے اسے بعد میں سیال بنا لیا جائے جیسے بھنگ وغیرہ

(۱) اسپرٹ پاک ہے جس طرح کہ انگور کا رس جوش کھا جانے کے بعد پاک رہتا ہے اگرچہ اس کا استعمال حرام ہے۔

(۲) کشمکش، منقیٰ، کھجور وغیرہ کا رس جوش کھا جانے کے بعد بھی نجس نہیں ہوتا اور اس کا کھانے میں استعمال جائز ہے۔

بیئر جو کی شراب جسے عُرف عام میں بیئر کہا جاتا ہے نجس ہے۔

کافر ہر وہ شخص جس کا کوئی دین نہ ہو یا غیر اسلام کو دین سمجھتا ہو یا مسلمان ہو کر اسلام کے واضح احکام کا انکار کرتا ہو جس سے انکار رسالت لازم آئے جیسے ملحد، یا کافر حربی یا کافر ذمی یا مرتد یا خارجی جو امام کے خلاف خروج کرے یا غالی جو امام کو خدا سمجھے یا ناصبی جو دشمنی اہلبیتؑ میں اعلان کرے سب کے سب نجس ہیں۔ اہل کتاب (یہودی، عیسائی) کے بارے میں احتیاط یہی ہے کہ ان سے اجتناب کیا جائے۔

مسائل نجاسات

۱۔ اسلامی حکومت کے باہر سے آنے والی کھال، گوشت، چربی کا کھانے اور نماز میں استعمال جائز نہیں ہے جب تک ذبیحہ کا علم نہ ہو جائے۔ اگرچہ خرید و فروخت اور طہارت کے لئے صرف طہارت کا احتمال بھی کافی ہے۔ بنابریں سالن میں ایسے گوشت کا استعمال جائز نہ ہوگا۔ اور شوربہ کا استعمال جائز ہوگا۔ اس لئے کہ گوشت

کی نجاست ثابت نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے سالن نجس ہو جائے۔ صرف گوشت کا کھانا حرام ہے جس طرح کہ مٹی پاک ہوتی ہے مگر اس کا کھانا حرام ہے۔

۲۔ مذکورہ بالا اشیاء کے علاوہ تمام غیر اسلامی ممالک سے آنے والا مشکوک سامان پاک ہے اور اس میں نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔

۳۔ نجاست چند طریقوں سے ثابت ہوتی ہے۔

ا۔ ذاتی علم ہو۔

ب۔ دو عادل گواہی دیں۔

ج۔ صاحب مال گواہی دے

د۔ کوئی معتبر آدمی گواہی دے

(۴) نجس چیز کا کھانا پینا جائز نہیں ہے۔ البتہ ایسے امور میں استعمال جائز ہے جن میں طہارت کی شرط نہیں ہے۔

(۵) مردار، کتا، سور، شراب کی تجارت جائز نہیں ہے (شکاری کتے کی خرید و فروخت جائز ہے) ان کے علاوہ اور نجاستیں یا نجس شدہ چیزوں کی تجارت جائز ہے بشرطیکہ ان کا کوئی معقول فائدہ ہو۔

(۶) مسجد۔ اس کے اجزاء۔ آلات۔ بنیاد۔ فرش وغیرہ کا نجس کرنا حرام ہے۔ اور اگر نجس ہو جائے تو فی الفور پاک کرنا واجب ہے۔

(۷) مسجد ہی کی طرح قرآن مجید، مشاہد مقدسہ، خاک قبر امام حسینؑ و رسول اکرمؐ و

ائمہ طاہرین کا نجس کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

مطہّرات

۱۳
تیرہ ہیں :-

پانی۔ خاک ، آفتاب ، استحالہ ، انقلاب ، دو تہائی کا جل جانا ، انتقال ، اسلام ، تابع ہونا ، عین نجاست کا زائل ہو جانا ، مسلمان کی غیبت ، جانور کا استبراء ، ذبیحہ کا خون نکل جانا ، اور ان امور کی تفصیل و توضیح حسب ذیل ہے۔

پانی :- ذاتی طور پر پاک اور ہر نجاست کا پاک کرنے والا ہے بشرطیکہ اصل نجاست باقی نہ رہ جائے۔ پانی قلیل ہو یا کر یا جاری وغیرہ تمام نجاستوں میں اصل نجاست کے زائل ہو جانے کے بعد اس سے ایک مرتبہ دھو دینا کافی ہے۔ البتہ حسب ذیل مقامات کے احکام دوسرے ہیں۔

(۱) برتن شراب کے علاوہ کسی اور چیز سے نجس ہو جائے تو آب قلیل سے تین مرتبہ اور آب کر یا جاری سے ایک مرتبہ دھونا ہوگا۔

(۲) شراب سے نجس ہونے والا برتن تین مرتبہ دھویا جائے گا چاہے پانی قلیل ہو یا کر۔

(۳) کپڑا پیشاب سے نجس ہو جائے تو دو مرتبہ دھونا ہوگا۔ پانی قلیل ہو یا کر۔ البتہ آب جاری میں ایک مرتبہ کافی ہوگا (دھوتے وقت رگڑنا یا دھونے کے بعد نچوڑنا بہرحال ضروری ہے۔) پیشاب کی نجاست آب قلیل سے پاک کی جائے تو احتیاطاً

دو مرتبہ دھونا ہوگا چاہے بدن ہی کیوں نہ ہو۔

(۴) سور برتن میں پانی پی لے یا جنگلی چوہا مر جائے تو سات مرتبہ دھونا ہوگا چاہے پانی قلیل ہو یا کثیر۔

(۵) کتا برتن میں منہ ڈال دے تو پہلے گیلی مٹی سے مانجھا جائے گا اس کے بعد آب قلیل سے دو مرتبہ یا آب کثیر سے ایک مرتبہ دھویا جائے گا۔

نوٹ:۔ آب قلیل سے طہارت میں ہر مرتبہ دھونے کے بعد پانی کا الگ کر دینا ضروری ہے چاہے کپڑے کو نچوڑ کر ہو یا برتن کو خالی کر کے۔

۲- خاک

مٹی۔ ریت۔ سنگریزے۔ پتھر وغیرہ یہ سب پیروں کے تلوے اور جوتے کے تلے وغیرہ کو پاک کر دیتے ہیں بشرطیکہ ان میں حسب ذیل شرائط پائے جاتے ہوں۔

۱- زمین پر چلنے یا رگڑنے سے اصل نجاست زائل ہو جائے۔

۲- نجاست زمین پر چلنے ہی سے پیدا ہوئی ہو۔ الگ سے نہ لگ گئی ہو۔

۳- زمین پاک ہو۔

۴- زمین خشک ہو۔ تر زمین پر چلنے سے مذکورہ بالا اشیاء بھی پاک ہونگی۔

۳- آفتاب

آفتاب زمین کے سنگریزے۔ کاشی[۱]۔ خاک جیسے تمام ناقابل نقل و انتقال اشیاء کو پاک کر دیتا ہے بلکہ عمارت، درخت، گھاس، کیلیں اور دروازے بھی آفتاب۔

[۱] ٹائلس گچ ٹرنگ۔

سے پاک ہو جاتے ہیں بشرطیکہ اصل نجاست زائل ہو جائے اور محل نجاست تر ہو کہ آفتاب کی کرنوں سے خشک ہو ورنہ صرف گرمی سے خشک ہو جانے سے پاک نہ ہونگے۔

۴۔ استحالہ

نجس شے کی حقیقت پاک شے میں تبدیل ہو جائے تو وہ شے پاک ہو جاتی ہے جس طرح کہ پیخانہ راکھ یا کیڑا ہو جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے یا نجاست سے گھاس پیدا ہو جائے تو وہ گھاس پاک ہے۔

۵۔ انقلاب

شراب منقلب ہو کر سرکہ ہو جائے تو پاک ہو جائے گی چاہے خود بخود سرکہ ہو گئی ہو یا کسی تدبیر سے اسے کر دیا گیا ہو، کوئی دوسری نجاست مل گئی ہے تو وہ سرکہ ہونے سے پاک نہ ہوگی۔

۶۔ دو تہائی کا کم ہو جانا

انگور کا رس جوش کھا جانے کے بعد نجس بھی ہو جائے تو دو تہائی جل جانے کے بعد پاک ہو جاتا ہے۔

۷۔ انتقال

آدمی کا خون اس کے جسم سے منتقل ہو کر کھٹمل یا مچھر کے بدن میں پہونچ جائے تو پاک ہو جاتا ہے بشرطیکہ اب آدمی کا خون نہ کہا جاتا ہو۔

۸- اسلام

ہر کافر کو کفر کی نجاست سے پاک بنا دیتا ہے چاہے مرتد فطری ہی کیوں نہ ہو جس کے وقت پیدائش ماں باپ میں سے کوئی ایک مسلمان ہو -

۹ - تابع ہونا

کافر کا نابالغ بچّہ ماں باپ یا دادا کے اسلام لانے کے بعد انھیں کے اتباع میں پاک ہو جاتا ہے جس طرح کہ شراب کا برتن سرکہ ہو جانے کے بعد پاک ہو جاتا ہے یا غسل میت دینے والا کا ہاتھ میت کے کپڑے غسل کے ساتھ پاک ہو جاتے ہیں (غسل دینے والا کا باقی بدن یا اس کے کپڑے یا غسل کے سامان میت کے غسل کے ساتھ پاک ہو جانے میں اشکال ہے -)

۱۰- اصل نجاست کا زائل ہو جانا

حیوان کے تمام بدن اور انسان کے بدن کے داخلی اجزا میں نجاست خود بخود زائل ہو جائے تو بدن پاک ہو جاتا ہے جس طرح آنکھ کے اندر نجس دوا یا منہ کے اندر خون کا قطرہ تحلیل ہو جائے تو آنکھ منہ نجس نہیں رہتے - پائخانہ کے مقام سے نجاست پھیلنے نہ پائے تو تین پتھر وغیرہ سے نجاست کا زائل ہو جانا ہی طہارت کے لئے کافی ہے -

۱۱- مسلمان کی غیبت

اگر مسلمان کا کپڑا یا فرش نجس تھا اور دوسرے شخص کو اس کی نجاست کا علم تھا اور اس کے بعد وہ وہاں سے چلا آیا اور واپس آکر اسے طہارت کے کاموں میں استعمال ہوتے

دیکھا تو یہ غیر حاضری اس کے پاک ہو جانے کی دلیل بن جاتی ہے بشرطیکہ استعمال کرنے والا لاپرواہ نہ ہو۔

۱۲- استبراء

فضلہ خور جانور کو ایک مخصوص مدت تک فضلہ کھانے سے الگ رکھا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے جیسے اونٹ ۴۰ دن تک گائے بیل ۲۰ دن تک بھیڑ بکری دس دن تک بطخ سات روز تک اور مرغی تین روز تک

۱۳- ذبیحہ کا بقدر عادت خون نکل جانا

جانور کے اندر باقی خون کو پاک کر دیتا ہے بشرطیکہ جانور حلال گوشت ہو۔

احکام بیت الخلاء

۱- زن و شوہر کے علاوہ ہر تمیز دار انسان سے شرمگاہوں کا چھپانا واجب ہے۔

۲- مرد میں شرمگاہ سے مراد پیشاب پائخانہ کا مقام اور دونوں بیضے ہیں اور عورت میں پورا بدن ہے۔

۳- پیشاب پائخانہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا حرام ہے۔

۴- پیشاب کی جگہ کو آب قلیل سے دو مرتبہ اور آب کثیر سے ایک مرتبہ دھویا جائے گا۔

۵- پائخانہ کے مقام کو اتنا دھویا جائے کہ نجاست زائل ہو جائے۔ بار بار دھونے کی

۶۔ نجاست پھیل نہ گئی ہو تو پاخانہ کی جگہ کو تین عدد پتھر یا کسی صاف کر دینے والی چیز سے صاف کیا جا سکتا ہے اور یہ طہارت کے لئے کافی ہے۔ عدد کا تین ہونا ضروری ہے چاہے صفائی ایک ہی دو میں ہو جائے۔

۷۔ بیت الخلاء کے آداب میں یہ بات بھی ہے کہ داخل ہوتے وقت بایاں پیر پہلے رکھے اور نکلتے وقت داہنا پیر۔ سر ڈھکا رہے۔ جسم کا بوجھ بائیں پیر پر پڑے۔ وغیرہ

بابِ وضو

نواقض وضو:۔

وضو کو توڑنے والی چیزیں سات ہیں۔

۱۔ پیشاب ۲۔ پاخانہ ۳۔ ریاح ۴۔ نیند جو آنکھ کان پر غالب آجائے اور دیکھنے سننے کا ہوش نہ رہ جائے ۵۔ ہر وہ شے جو عقل پر غالب آجائے جیسے دیوانگی، بیہوشی، مستی وغیرہ ۶۔ استحاضہ قلیلہ متوسطہ یا کثیرہ ۷۔ جنابت بلکہ ہر وہ شے جس سے غسل واجب ہو جاتا ہے (علی الاحوط)

وضو کی حیثیت:۔ وضو ذاتی طور پر واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے لیکن چند امور کے لئے واجب ہو جاتا ہے۔

۱۔ نماز واجب، نماز احتیاط اور نماز کے بھولے ہوئے اجزاء (سجدہ و تشہد) کی قضا کے لئے۔ (نماز مستحب کے لئے وضو واجب نہیں ہے البتہ نماز کے صحیح ہونے

کی شرط ضرور ہے)

۲- طواف واجب

۳- نذر، عہد، قسم وغیرہ کھالینے کی وجہ سے۔

۴- الفاظ قرآن بلکہ بنابر احتیاط اسمار خدا، صفات خدا وغیرہ کے الفاظ چھونے کے لئے وضو ضروری ہے (بلکہ انبیار، اوصیار اور صدیقہ طاہرہ کے اسم گرامی کو بھی بغیر وضو مس کرنا مناسب ہے)

شرائط وضو :-

وضو کی تیرہ شرطیں ہیں :-

۱- پانی کا پاک ہونا ۲- پانی کا مطلق ہونا مضاف ہونا ۳- پانی کا مباح ہونا یعنی ملکیت ہونا یا مالک کی رضامندی کا ہونا۔ ارتماسی طور پر اعضار کو پانی میں ڈبو کر وضو کرنے کی شکل میں برتن کا مباح ہونا بھی ضروری ہے - ۴- وضو کے پانی کو پہلے ازالہ نجاست میں استعمال شدہ بھی نہ ہونا چاہیئے - ۵- اعضار وضو کا پاک ہونا- اس طرح کہ ہر عضو اس کے دھونے یا مسح کرنے سے پہلے پاک ہونا چاہیئے - ۶- جس جگہ وضو کر رہا ہے اس فضا کا مباح ہونا - (بنا بر احتیاط واجب) ۷- پانی کے استعمال میں کسی مانع کا نہ ہونا ورنہ اگر پانی مضر ہے یا اس کے استعمال سے کسی نفس محترم کے پیاسے مرجانے کا اندیشہ ہے تو وضو جائز نہیں ہے - ۸- قربتہً الی اللہ کی نیت ہونا - ۹- خلوص دل سے وضو کرنا -

ریاکاری کا عمل صحیح نہیں ہوتا۔ ۱۰۔ اعضاءِ وضو پر کسی ایسی شے کا نہ ہونا جس سے پانی نہ پہونچ سکے، جیسے چکنائی اور تیل پالش وغیرہ کہ ان کے ہوتے ہوئے وضو صحیح نہیں ہے۔ ۱۱۔ ترتیب۔ ۱۲۔ موالات (تمام اعضاءِ وضو کو پے در پے دھوتے رہنا یا مسح کرنا) ۱۳۔ اختیاری صورت میں اپنے ہاتھوں سے وضو کرنا۔

افعالِ وضو :۔

وضو چھ اعمال کے مجموعہ کا نام ہے۔

۱۔ سر کے بالوں کو اُگنے کی جگہ سے ٹھڈی تک لمبائی میں اور انگوٹھے اور درمیانی انگلی کے درمیان آجانے والے چہرے کے حصہ کو چوڑائی میں دھونا اس طرح کہ پانی اوپر سے نیچے کی طرف آئے اور اُلٹا نہ ہو۔

۲۔ داہنے ہاتھ کو کہنی سے انگلیوں کے سرے تک اوپر سے نیچے کی طرف دھونا

۳۔ بائیں ہاتھ کو اسی طرح دھونا۔

۴۔ سر کے سامنے کے چوتھائی حصہ کا ہاتھوں میں باقیماندہ وضو کی تری سے مسح کرنا (اوپر سے نیچے کی طرف)

۵۔ داہنے پیر کے ظاہری حصہ کا انگلیوں کے سرے سے ٹخنے تک داہنے ہاتھ سے مسح کرنا۔

۶۔ بائیں پیر کا اسی طرح مسح کرنا۔

جبیرہ یا ڈریسنگ :۔

۱۔ جس شخص کے بعض اعضاءِ وضو پر پٹی بندھی ہو اس کا فرض ہے کہ وضو کے وقت پٹی کو

ہٹا کر جگہ کو دھوئے یا مسح کرے اور یہ ممکن نہ ہو تو اس پٹی پر ہاتھ پھیر دے اتنا ہی کافی ہے تیمم کی ضرورت نہیں ہے۔

۲۔ زخموں پر پٹی اور عضو پر لیٹی ہوئی ہو تو وہ بھی ڈریسنگ ہی کے حکم میں ہے۔ اس کے علاوہ غیر متعلقہ چیزوں کا الگ کرنا بہر حال واجب ہے جیسے کہ اگر کسی عضو پر تارکول لگ گیا ہے تو اسے صاف کرنا ہوگا اور یہ ممکن نہ ہو تو تیمم کرنا ہوگا بشرطیکہ تارکول تیمم کی جگہ نہ ہو ورنہ وضو بھی کرنا ہوگا اور تیمم بھی۔ پٹی نہ بندھی ہو تو اطراف کا دھونا واجب ہے اور خود عضو پر ہاتھ پھیرنا بھی احتیاطاً مناسب ہے۔ بشرطیکہ کوئی نقصان نہ ہو۔

۳۔ جس شخص کو وضو کرنے کا یقین ہے اور بعد میں حدث صادر ہونے میں شک ہے وہ اپنے کو باوضو سمجھے گا اور جس شخص کو حدث کا یقین ہے اور بعد میں وضو کرنے میں شک ہے وہ دوبارہ وضو کرے گا۔ اور اگر دونوں کا یقین ہے لیکن یہ نہیں معلوم کہ پہلے حدث تھا یا پہلے وضو تو بغیر وضو کے نماز نہیں پڑھ سکتا۔

۴۔ وضو ٹھنڈے اور گرم دونوں طرح کے پانی سے ہو سکتا ہے۔

۵۔ فریضہ کا وقت آنے سے پہلے وضو میں فریضہ کی نیت نہیں کر سکتا بلکہ دوسری نیت سے وضو کرے گا۔ چاہے وہ باوضو رہنے ہی کی نیت کیوں نہ ہو۔

۶۔ اگر وضو کے اعضاء پاک ہیں اور باقی جسم نجس ہے تو وضو میں کوئی حرج نہیں ہے۔ صرف نماز نہیں ہو سکتی۔

۷۔ بڑی بڑی نہروں یا وسیع اراضیات میں وضو کرنا جائز ہے چاہے وہ مخصوص اشخاص

کی ملکیت ہی کیوں نہ ہوں ۔ جب تک ان کے مالک منع نہ کریں یا یہ نہ معلوم ہو جائے کہ مالک نابالغ یا دیوانہ ہے ۔

۸۔ مختلف اسباب وضو کے پیدا ہو جانے کے بعد بھی ایک وضو کافی ہے متعدد وضو کی ضرورت نہیں ہے اور یہی حال غسل کا بھی ہے ۔

۹۔ حسب ذیل رطوبتوں کے خارج ہونے سے وضو باطل نہیں ہوتا بلکہ یہ نجس بھی نہیں ہیں ۔

ا ۔ ودی ۔ وہ رطوبت جو پیشاب کے بعد خارج ہو جایا کرتی ہے ۔

ب ۔ مذی ۔ وہ رطوبت جو خوش فعلی کے وقت خارج ہو جاتی ہے اور اچھل کر نہیں نکلتی

ج ۔ وذی ۔ وہ رطوبت جو منی کے بعد خارج ہو جایا کرتی ہے ۔

۱۰۔ اگر کسی شخص نے باقاعدہ پیشاب کے مقام کو دبا کر صاف نہیں کیا ہے اور بعد میں رطوبت خارج ہو جائے اور اس کے پیشاب ہونے کا اندیشہ ہو تو وضو باطل ہو جائے گا ۔ اور اس رطوبت کو پاک کرنا ہوگا ۔

بابِ غسل

اقسام غسل :-

غسل کی دو قسمیں ہیں ، واجب ، مستحب

مستحب غسل بہت ہیں ، واجب صرف سات ہیں :-

۱۔ غسل جنابت ۲۔ غسل حیض ۳۔ غسل نفاس ۴۔ غسل استحاضہ

۵۔ غسل مس میّت ۶۔ غسل میّت ۷۔ غسل مستحب جسکی نذر کرلی جائے یا قسم وغیرہ کھائی جائے ۔

کیفیت غسل :- غسل کی دو ترکیبیں ہیں۔ ترتیبی ، ارتماسی

غسل ترتیبی کے تین اعمال ہیں ۔

۱۔ سر وگردن کا دھونا ۲۔ بدن کے نصف داہنے حصے کا دھونا ۳۔ بدن کے نصف بائیں حصے کا دھونا۔ داہنے بائیں حصہ میں ترتیب شرط نہیں ہے بلکہ انہیں ایک ساتھ بھی دھوسکتا ہے ۔

غسل ارتماسی کے معنی یہ ہیں کہ سارے بدن کو یکبارگی پانی میں ڈبو دیا جائے ۔

مسائل غسل :-

۱۔ موالات کے علاوہ وضو کے تمام شرائط کا غسل میں ہونا ضروری ہے ۔

۲۔ غسل جنابت اور دیگر تمام واجب غسل بلکہ وہ مستحبی غسل جن کا استحباب ثابت ہوچکا ہے ان میں سے کسی غسل کے بعد وضو کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف استحاضہ متوسطہ کے غسل کے بعد وضو کی ضرورت ہے ۔

۳۔ غسل میّت کے علاوہ ان تمام غسلوں میں جبیرہ (ڈریسنگ) کا حکم اسی طرح جاری ہوتا ہے جس طرح وضو میں جاری ہوتا تھا۔ صرف فرق یہ ہے کہ غسل سے مانع اگر پھوڑا یا کھلا ہوا زخم ہے تو انسان کو اختیار ہے کہ چاہے غسل کرے یا تیمم اب اگر غسل کرے گا تو احتیاط یہ ہے کہ زخم پر ایک کپڑا رکھکر ہاتھ پھیر دے ۔ اگرچہ صرف زخم کے اطراف کا

دھو لینا بھی کافی ہے لیکن اگر مجبوری ہڈی ٹوٹنے سے پیدا ہوئی ہے اور اس پر پٹی بندھی ہے تو غسل کرکے پٹی پر صرف ہاتھ پھیر دے گا۔ اور اگر پٹی نہیں ہے یا اس پر ہاتھ پھیرنا ممکن نہیں ہے تو صرف تیمم کرے گا۔

۴۔ جس شخص پر غسل جنابت حیض نفاس استحاضہ یا مس میت واجب ہوگیا ہے وہ بغیر غسل کے کوئی ایسا کام نہیں کرسکتا جس میں طہارت کی شرط ہے۔

غسل واجب کی ضرورت :۔

حسب ذیل اعمال غسل واجب کے بغیر ممکن نہیں ہیں۔

۱۔ نماز ۔ واجب ہو یا مستحب بلکہ نماز کے بھولے ہوئے اجزاء کی قضا بھی بغیر غسل ممکن نہیں۔ نماز جنازہ میں وضو یا غسل کی ضرورت نہیں ہے۔

۲۔ روزہ ۔ ۳۔ طواف واجب ۴۔ حروف قرآن کا مس کرنا بلکہ اسماء الٰہیہ اور صفات پروردگار کا مس کرنا بھی۔ اور مناسب ہے کہ انبیاء ائمہ اور صدیقہ طاہرہ کا اسم گرامی بھی مس نہ کرے۔

غسل جنابت و حیض و نفاس کی ضرورت :۔

۱۔ ان تینوں غسلوں کے بغیر مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں ہے۔ صرف مسجد سے گذر سکتا ہے۔ وہ بھی مسجد الحرام اور مسجد پیغمبرؐ میں جائز نہیں ہے۔

۲۔ مسجد میں کسی چیز کا رکھنا چاہے گذرتے ہوئے ہو یا باہر سے بغیر ان غسلوں کے جائز نہیں ہے بلکہ کسی چیز کو اٹھانے کے لئے داخل ہونا بھی جائز نہیں ہے۔

۳۔ مساجد اور (بنا بر احتیاط) مشاہد مقدسہ میں ٹھہرنا۔

۴۔ مسجد الحرام اور مسجد پیغمبرؐ میں داخل ہونا چاہے گذرنے ہی کے لئے کیوں نہ ہو۔

۵۔ جن سوروں میں سجدہ واجب ہے ان میں سے سجدہ کی آیت کو پڑھنا۔

اسباب جنابت :۔

جنابت کی کیفیت دو وجہوں سے پیدا ہوتی ہے۔

۱۔ منی کا خارج ہونا چاہے سونے کی حالت میں ہو بلکہ منی کے بعد اور پیشاب سے پہلے اگر کوئی رطوبت خارج ہو جس پر منی ہونے کا شبہ ہو تو وہ بھی منی ہی کے حکم میں ہے

۲۔ عورت کے آگے یا پیچھے عضو تناسل کا خشفہ کی مقدار کے برابر داخل کر دینا۔

عورت کے علاوہ کسی اور کے مقام پر دخول کی وجہ سے اگر انزال ہو جائے تو غسل واجب ہو جائے گا ورنہ اگر جنابت کے ساتھ کوئی حدث اصغر بھی ہے تو احتیاطاً طرفین کو وضو اور غسل دونوں کرنا پڑیں گے۔ ورنہ صرف غسل کافی ہوگا۔

حیض :۔ حیض کا خون عام طور پر سرخ اور غلیظ ہوتا ہے اور قدرے سوزش کے ساتھ خارج ہوتا ہے ، اس کے بارے میں چند احکام ضروری ہیں۔

۱۔ خون حیض کا سلسلہ نو برس کے بعد شروع ہوتا ہے اور غیر قرشی عورت میں پچاس سال کی عمر تک باقی رہتا ہے۔

۲۔ حیض کا زمانہ کم سے کم مسلسل تین دن ہے چاہے خون شرمگاہ کے اندرونی حصہ ہی میں کیوں نہ رہے۔ زیادہ سے زیادہ زمانہ دس دن کا ہے۔ دو حیضوں کے درمیان

کا زمانہ بھی دس دن سے کم نہیں ہونا چاہئے۔

۳۔ حائض کے لئے وہ تمام امور حرام ہیں جن میں طہارت کی شرط ہے بلکہ خون کا سلسلہ موقوف ہونے سے پہلے اس سے ہم بستری کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ سلسلہ موقوف ہونے کے بعد غسل سے پہلے مباشرت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۴۔ خون ختم ہو جانے کے بعد غسل کرنا ضروری ہے جس کی کیفیت غسل جنابت میں گذر چکی ہے۔

نفاس :۔ یہ وہ خون ہے جو بچے کی پیدائش کے ساتھ قبل یا بعد دس دن کے اندر عورت کی شرمگاہ سے خارج ہوتا ہے اس کی کم سے کم مقدار کی حد نہیں ہے۔ البتہ دس دن سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ نفاس والی عورت کے وہی احکام ہیں جو حائض کے ہیں۔

استحاضہ :۔ یہ وہ خون ہے جو عام طور سے سرد۔ رقیق اور زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ خارج ہوتا ہے اس کے چند احکام یہ ہیں۔

۱۔ یہ خون بلوغ کے بعد بلوغ سے پہلے اور پچاس سال کے بعد بھی آسکتا ہے۔

۲۔ اس کے کم اور زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے بلکہ دو استحاضوں کے درمیان کا فاصلہ بھی معین نہیں ہے۔

۳۔ عورت کی شرمگاہ سے نکلنے والا خون اگر حیض و نفاس زخم یا بکارت نہیں ہے تو اس کو استحاضہ ہی کہا جائے گا۔

۴۔ استحاضہ کی تین قسمیں ہیں۔ (الف) قلیلہ یہ وہ مقدار ہے جہاں شرمگاہ کے اندر رکھی جانے والی روئی میں خون لگ جاتا ہے مگر روئی تر نہیں ہوتی۔

(ب) متوسطہ جس میں روئی تر ہو جاتی ہے مگر خون بہتا نہیں ہے۔

(ج) کثیرہ جہاں خون روئی سے آگے نکل جاتا ہے۔

۵۔ استحاضہ قلیلہ کا حکم پیشاب جیسا ہے کہ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور ہر نماز کے لئے الگ الگ وضو کرنا واجب ہے بلکہ نماز سے پہلے شرمگاہ کا دھونا اور روئی کا بدل دینا بھی ضروری ہے۔ متوسطہ کا حکم بھی یہی ہے صرف اسے نماز صبح کے لئے ایک غسل بھی کرنا پڑے گا۔ کثیرہ میں قلیلہ کے احکام کے علاوہ ایک غسل نماز صبح کے لئے ایک نماز ظہرین کے لئے اور ایک مغربین کے لئے ضروری ہے۔ استحاضہ کثیرہ کے غسل کے بعد وضو کی کوئی ضرورت نہیں ہے)۔

<u>احکام میّت</u> :۔ ۱۔ مرنے والے کو وقت آخر چت لٹا کر اس طرح رو بہ قبلہ کر دیا جائے کہ اس کا چہرہ اور اس کے دونوں پیر قبلہ کی طرف ہوں۔

۲۔ میّت کو تین غسل دیئے جائیں ایک اس پانی سے جس میں تھوڑی سی بیر کی پتی مل کر دی جائے اور ایک اس پانی سے جس میں تھوڑا کافور ملا دیا جائے اور ایک خالص پانی سے

۳۔ میّت کے ساتوں اعضائے سجدہ پر غسل کے بعد کافور مل دیا جائے۔

۴۔ میّت کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے۔ ایک لنگی جو ناف سے گھٹنوں تک ڈھانک دے اور ایک قمیص جو شانے سے نصف پنڈلی تک ہو اور ایک وہ چادر جس سے پورا

بدن چھپ جائے۔

۵۔ میّت کو کفن دینے کے بعد اس کے پاس روبقبلہ کھڑے ہو کر نماز میت ادا کی جائے اس طرح کہ میّت کا سر نمازی کے داہنی طرف ہو۔

نماز میت کی مختصر ترکیب یہ ہے کہ نیّت کے بعد اللہ اکبر کہے اور یہ کلمات ادا کرے اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد الرسول اللہ اس کے بعد دوسری تکبیر کہے۔ اور صلوات پڑھے اللھم صل علیٰ محمد و آل محمد۔ اس کے بعد تیسری تکبیر کہے اور یہ دعا پڑھے اللّٰھم اغفر للمومنین والمومنات پھر چوتھی تکبیر کہے اور یہ دعا پڑھے اللّٰھم اغفر لھذا المیت پھر پانچویں تکبیر کہکہ نماز تمام کردے۔

۶۔ نماز کے بعد میّت کو اس طرح دفن کرنا ضروری ہے کہ وہ داہنی کروٹ لٹائی جائے اور اس کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور اسے زمین کے اندر چھپا دیا جائے۔ دفن کے لئے یہ ضروری ہے کہ جگہ غصبی نہ ہو اور اس سے میّت کی توہین نہ ہو۔ غلط جگہ پر دفن ہو جانے، غسل کے غلط ہو جانے، کفن کے غصبی ہونے، یا مشاہد مقدسہ کی طرف منتقل کرنے کے لئے ولی کی اجازت ضروری ہے۔ ولی زوجہ کے لئے شوہر غلام کے لئے مالک، اور عام انسانوں کے لئے ان کے ورثا ہیں۔ طبقے کی ترتیب اور اگر ان میں کوئی نہ ہو سب کا ولی حاکم شرع ہے اور اس کی اجازت ضروری ہے۔

<u>باب تیمم</u>:۔ تیمم کا جواز۔ تیمم وضو یا غسل کے ناممکن ہونے کی صورت میں ہوتا ہے۔ جس کی چند شکلیں ہیں۔

۱۔ وضو یا غسل کے لئے پانی موجود نہ ہو اور تلاش کرنے کے بعد بھی نہ ملے۔

۲۔ پانی موجود ہو لیکن شرعاً اس کا استعمال جائز نہ ہو جیسے کہ غصبی جگہ پر ہو یا کسی خطرناک جگہ پر ہو یا قیمت ایسی ہو جو ناقابل برداشت ہو یا زحمت کا سبب ہو یا اس کے حاصل کرنے میں مفت کا احسان لینا پڑے۔

۳۔ مرض یا ٹھنڈک کی بنا پر ایسے نقصان کا اندیشہ ہو جو ناقابل برداشت ہو۔

۴۔ پانی کا دوسرے کام کے لئے محفوظ رکھنا ضروری ہو جس طرح کہ نجاست کو زائل کرنا ہو یا کسی نفس محترم کی زندگی کا خطرہ ہو۔

۵۔ وضو یا غسل کرنے کے لئے وقت کافی نہ ہو۔

کیفیت تیمم: نیت کے بعد دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو خاک پر ایک ساتھ مار کر جھاڑ دے اور پھر پوری پیشانی پر بالوں کے اُگنے کی جگہ سے ناک کی بلندی تک ہاتھ پھیر دے۔ اس کے بعد بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے داہنے ہاتھ کی پشت پر گٹوں سے انگلیوں کے سرے تک ہاتھ پھیر دے۔ اور پھر دوبارہ زمین پر ہاتھ مار کر صرف ہاتھوں کا مسح کرے۔

مسائل تیمم:۔

۱۔ خاک۔ ریگ۔ پتھر۔ چکنا پتھر جیسی زمین کی تمام قسموں پر تیمم کرنا جائز ہے بلکہ پکانے سے پہلے گچ وغیرہ پر بھی تیمم جائز ہے۔ زمین کے علاوہ گھاس، معدنیات وغیرہ پر تیمم جائز نہیں ہے۔ خاک ممکن نہ ہو تو فرش پر جمع ہوئی گرد پر بھی تیمم جائز ہے۔

اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو گیلی مٹی پر تیمم کرے (غبار یا گیلی مٹی پر تیمم کرنے کی صورت میں ممکن ہو تو پختہ، اینٹ وغیرہ (پکنے کے بعد) پر بھی تیمم کرلے اور وقت کے بعد نماز کی قضا بھی کرے اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو بلا طہارت نماز پڑھ لے اور بعد میں قضا بھی کرے۔

۲- تیمم میں پانی سے مجبوری۔ مٹی کی طہارت۔ اس کا مباح ہونا۔ کسی چیز کا مخلوط نہ ہونا، فضا کا مباح ہونا مطابق احتیاط ضروری شرط ہیں۔

تیمم میں نیت قربت۔ اوپر سے نیچے کی طرف ہاتھ لے جانا پے درپے عمل کرنا کسی رکاوٹ کا نہ ہونا۔ اختیاری حالات میں اپنے ہاتھ سے تیمم کرنا سب ضروری ہیں۔ اعضائے تیمم نجس لیکن خشک ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے صرف نامناسب ہے۔

۳- وقت نماز آنے سے پہلے تیمم جائز نہیں ہے۔

۴- جنابت میں تیمم کرنے کے بعد حدث اصغر (پیشاب، پائخانہ، ریاح، نیند) صادر ہو جائے تو تیمم ختم ہو جاتا ہے اور نماز کے لئے دوبارہ تیمم کرنا پڑتا ہے۔

جنابت کے علاوہ دیگر غسلوں کے موقع پر یہ حالات پیدا ہو جائیں تو اولاً غسل کے بدلے تیمم کرے گا اور پھر وضو کرے گا۔ اور وضو ممکن نہ ہو تو ایک تیمم وضو کے بدلے بھی کرے گا۔

۵- حدث کی وجہ سے جو کام بھی حرام تھا وہ تیمم کے بعد جائز ہو جائے گا بشرطیکہ پانی کے استعمال سے مجبوری برقرار رہے۔

۶- اگر بہت سے وضو یا غسل کے اسباب پیدا ہو جائیں تو متعدد تیمم کی ضرورت نہیں ہے۔

صرف ایک تیمم کافی ہوگا۔

کتاب الصلوٰۃ

نماز واجب :-

واجب نمازیں چھ ہیں۔

۱۔ یومیہ ۲۔ آیات ۳۔ طواف ۴۔ نماز میّت ۵۔ نذر، عہد، قسم یا اجارہ سے واجب ہونے والی نماز ۶۔ باپ کی قضا فرزند اکبر پر۔

یومیہ نمازیں :-

پانچ ہیں۔

صبح ۲ رکعت

ظہر ۴ رکعت

عصر ۴ رکعت

مغرب ۳ رکعت

عشا ۴ رکعت

مقدمات نماز :-

نماز سے پہلے حسب ذیل امور کا لحاظ ضروری ہے۔

وقت، قبلہ، لباس، جگہ، طہارت بدن و لباس، وضو، غسل و تیمم۔

اوقات نماز :-

۱- نماز صبح کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے۔

۲- نماز ظہر و عصر کا وقت زوال آفتاب سے غروب تک ہے۔

۳- نماز مغرب و عشاء کا وقت غروب کے بعد مشرق کی سرخی زائل ہونے سے آدھی رات تک ہے اور مجبوری کی صورت میں صبح صادق تک (مجبوری کے معنی یہ ہیں کہ انسان سو جائے یا بھول جائے یا حیض کا سلسلہ باقی رہے)

قبلہ :- حسب ذیل مقامات پر روبقبلہ ہونا ضروری ہے۔

۱- جملہ نمازیں (مستحبی نمازیں چلتے پھرتے پڑھی جائیں تو قبلہ کی شرط نہیں ہے)

۲- جانور کا ذبیحہ۔

۳- مرنے والے کا وقت آخر روبقبلہ کر دینا ضروری ہے بلکہ دوسرا شخص نہ ہو تو اسے خود ہی روبقبلہ ہو جانا چاہیئے (پیشاب پائخانہ کرتے وقت روبقبلہ یا پشت بقبلہ ہونا حرام ہے)

لباس :- ۱- نماز، توابع نماز (نماز احتیاط، بھولے ہوئے اجزا کی قضا) میں شرمگاہوں کا چھپانا واجب ہے چاہے کوئی دیکھنے والا نہ ہو اور انتہائی تاریکی ہو۔

۲- مرد کے یہاں شرمگاہ پیشاب پائخانہ کے مقامات اور عورت کے یہاں چہرہ، دونوں ہتھیلیاں اور پنڈلیوں تک دونوں پیروں کے علاوہ پورا بدن ہے۔

شرائط لباس :- نمازی کے لباس میں حسب ذیل امور کا ہونا ضروری ہے۔

۱- لباس غصبی نہ ہو جس سے جسم کے چھپانے کا کام لیا جا رہا ہے۔

۲- نجس لباس میں نماز جائز نہیں ہے

۳- لباس مردار کے اجزاء سے بنا ہوا نہ ہو چاہے اس کا گوشت حرام ہو یا حلال

۴- لباس حرام گوشت جانور کے اجزا کا نہ ہونا چاہیئے وہ جانور خون جہندہ رکھتا ہو یا نہ ہو یا ان اجزاء میں حیات ہو یا نہ ہو۔

۵- مرد سونے کا استعمال نہ کرے حتیٰ کی سونے کی انگوٹھی بھی حرام ہے، عورت کے لئے سونے کا استعمال جائز ہے۔

۶- مرد کے لئے خالص ریشم کا لباس نہ ہو۔ عورت کے لئے ریشم کا استعمال جائز ہے

نماز کی جگہ: نماز پڑھنے کی جگہ میں حسب ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے۔

۱- مباح ہونا۔ (غصبی جگہ پر نماز جائز نہیں ہے)

۲- جگہ کا ساکن ہونا (متحرک اور مضطرب جگہ پر نماز جائز نہیں ہے)

۳- سجدہ گاہ کا پاک ہونا (باقی جگہ نجس اور خشک ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔)

۴- مرد و عورت برابر سے نہ کھڑے ہوں اور عورت مرد کے آگے بھی نہ ہو۔

۵- نماز قبر معصوم کے آگے نہ پڑھی جائے (اگر اس تقدم میں توہین ہو)

طہارت بدن و لباس و طہارت حدث:

۱- مختصر سے خون کے علاوہ لباس کا تمام نجاسات سے پاک ہونا ضروری ہے۔

۲- معاف شدہ خون کے علاوہ جسم کا تمام نجاستوں سے پاک ہونا ضروری ہے۔

۳- حدث اصغر کی صورت میں وضو واجب ہے۔

۴- جنابت وغیرہ کی شکل میں صرف غسل ضروری ہے۔

۵- استحاضہ متوسطہ میں غسل اور وضو دونوں ضروری ہیں (باقی مقامات پر جنابت کے علاوہ وضو مطابق احتیاط ہے)

۶- وضو یا غسل کا امکان نہ ہو تو تیمم واجب ہے۔

اذان واقامت:۔ یومیہ نمازوں میں اذان واقامت مستحب موکدہ ہیں۔

اذان کی ترکیب یہ ہے۔

چار مرتبہ	اللہ اکبر
۲ مرتبہ	اشھد ان لا الہ الا اللہ
۲ مرتبہ	اشھد ان محمد الرسول اللہ
۲ مرتبہ	اشھد ان علیا ولی اللہ (یہ کلمہ اذان واقامت میں مستحب ہے جزو نہیں ہے)
۲ مرتبہ	حی علی الصلوٰۃ
۲ مرتبہ	حی علی الفلاح
۲ مرتبہ	حی علی خیر العمل
۲ مرتبہ	اللہ اکبر
۲ مرتبہ	لا الہ الا اللہ

اقامت کی ترکیب تقریباً یہی ہے۔ صرف ابتدا میں اللہ اکبر دو مرتبہ ہے۔

آخر میں لاالٰہ الااللہ ایک مرتبہ ہے اور درمیان میں حی علیٰ خیر العمل کے بعد دو مرتبہ قد قامت الصلوٰۃ ہے۔

افعال نماز:- نماز کے واجب افعال گیارہ ہیں

نیت، تکبیرۃ الاحرام، قیام، قرأت، ذکر، رکوع، سجدہ، تشہد، سلام ترتیب، موالات۔

ان میں پانچ ارکان ہیں جن کی قصداً یا سہواً کمی زیادتی سے نماز باطل ہوجاتی ہے نیت، قیام (تکبیرۃ الاحرام کے وقت اور رکوع میں جانے کے ہنگام) تکبیرۃ الاحرام رکوع، سجود۔

نیت:- نیت نماز میں واجب رکن ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ انسان نماز کا ارادہ کرے اور قربتہً الی اللہ بجالائے۔ نیت کے لئے زبان سے ادا کرنا، واجب و مستحب کا قصد کرنا ضروری نہیں ہے صرف اجمالی ارادہ کافی ہے۔

قیام:-

۱۔ تکبیرۃ الاحرام، قرأت، تسبیحات اربعہ کے وقت اور رکوع کے قبل و بعد قیام واجب ہے۔

۲۔ جہاں تک ممکن ہو سیدھا کھڑا ہو، دونوں پیروں پر مطمئن قیام کرے اور کسی شے پر تکیہ نہ کرے۔

۳۔ مکمل قیام سے عاجز ہو تو جس قدر قیام ممکن ہو اس پر عمل کرے، چاہے ذرا

ٹیڑھا ہو کر کھڑا ہو۔

۴۔ بالکل قیام ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ اور بیٹھنے سے بھی عاجز ہو تو داہنے کروٹ لیٹ کر پڑھے اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو بائیں کروٹ اور یہ بھی ممکن نہ ہو تو چت لیٹ کر پڑھے۔ لیکن ہر حال میں قبلہ کا لحاظ رکھے۔

تکبیرۃ الاحرام:۔

نیت کے بعد اللہ اکبر کہے اور حالت تکبیر میں مستقل، مطمئن طور پر کھڑا رہے۔

قرأت:

۱۔ ہر واجب نماز کی پہلی دوسری رکعت میں سورۂ حمد اور ایک دوسرا مکمل سورہ پڑھنا واجب ہے۔

۲۔ واجب نماز میں ان چاروں سوروں کا پڑھنا جن میں سجدہ واجب ہوتا ہے اور ایسے طویل سورہ کا پڑھنا جس سے نماز کا وقت نکل جائے صحیح نہیں ہے۔

۳۔ سورۂ الفیل، اور سورۂ لایلاف ملا کر ایک سورہ ہے جس طرح کہ سورہ الضحیٰ اور سورہ الم نشرح ملا کر ایک سورہ ہوتا ہے۔

۴۔ تیسری چوتھی رکعت میں انسان کو اختیار ہے کہ چاہے سورہ حمد پڑھے یا تسبیحات اربعہ پڑھے۔ یعنی کم از کم ایک مرتبہ "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر" کہے

۵۔ قرأت میں موالات، ترتیب اور صحیح عربی کا ہونا ضروری ہے۔

جہر و اخفات:۔ مرد کے لئے صبح اور مغرب و عشار کی پہلی دو رکعتوں میں بلند آواز

قرأت کرنا (حمد وسورہ پڑھنا) واجب ہے۔ اس کے علاوہ مغرب کی تیسری رکعت، عشاء کی تیسری اور چوتھی رکعت، ظہر وعصر کی مکمل نماز سب میں اخفات یعنی آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ عورت کے لئے بلند آواز سے پڑھنا واجب نہیں ہے البتہ نامحرم نہ سن رہا ہو تو پڑھنا جائز ہے۔ ظہرین کی نماز میں بسم اللہ اور جمعہ کے دن ظہر کی ابتدائی دو رکعت بلند آواز سے پڑھنا مستحب ہے۔ مستحب تکبیرات، قنوت، ذکر رکوع وسجود اور تشہد وسلام میں اختیار ہے چاہے بلند آواز سے پڑھے یا آہستہ۔

رکوع:۔ یہ منجملہ ارکان نماز ہیں۔ اس کے حسب ذیل مسائل ہیں۔

۱۔ رکوع کی جگہ نماز میں حمد وسورہ کے بعد ہے اور آخری رکعتوں میں تسبیحات اربعہ کے بعد

۲۔ رکوع کے معنی اسقدر جھکنے کے ہیں کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہونچ سکیں۔

۳۔ رکوع میں ذکر۔ استقرار اور رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا واجب ہے۔

۴۔ ذکر رکوع میں نمازی کو اختیار ہے کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہے یا ایک مرتبہ "سبحان ربی العظیم وبحمدہ" تنگی وقت میں ایک مرتبہ سبحان اللہ بھی کافی ہے

سجود:۔ ہر رکعت میں رکوع کے بعد دو سجدے واجب ہیں اور دونوں کے درمیان اٹھکر بیٹھنا ضروری ہے۔ سجدہ کے معنی یہ ہیں کہ سات اعضاء زمین پر ٹِک جائیں۔ پیشانی۔ دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پیروں کے انگوٹھے

۵۔ سجدہ میں ذکر، استقرار اور محل سجدہ کا جائے قیام کے برابر ہونا ضروری ہے۔ صرف چار انگل کی اونچائی ہوسکتی ہے۔

- ذکر سجدہ میں تین مرتبہ سبحان اللہ یا ایک مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ واجب ہے۔ تنگیٔ وقت میں ایک مرتبہ سبحان اللہ بھی کافی ہے۔
- سجدہ میں پیشانی کا خاک یا خاک سے اگنے والی ایسی شے پر ٹکنا ضروری ہے جسے کھانے یا پہننے میں استعمال نہ کیا جاتا ہو۔ معدنیات، طعام اور روٹی پر سجدہ جائز نہیں ہے کاغذ پر سجدہ جائز ہے۔
- سجدہ کی جگہ کا پاک ہونا بہر حال ضروری ہے۔ چاہے قیام کی جگہ نجس اور خشک ہو

تشہد:۔

تشہد کی جگہ ہر نماز کی دوسری رکعت میں دوسرے سجدہ کے بعد اور سہ رکعتی چور کعتی نماز میں آخری رکعت میں آخری سجدہ کے بعد ہے۔

- تشہد میں بیٹھنا۔ ذکر کرنا اور اطمینان ضروری ہے۔
- صیغۂ تشہد یہ ہے۔ اشھدان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ واشھدان محمد عبدہ ورسولہ اللھم صل علیٰ محمد وآل محمد

سلام:۔

۱۔ سلام کی جگہ نماز کے آخر میں تشہد کے بعد ہے۔

۲۔ سلام کے وقت اطمینان سے بیٹھکر صیغۂ سلام ادا کرنا چاہیئے۔

۳۔ سلام میں ایک سلام مستحب ہے السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور دو سلاموں میں سے ایک واجب ہے السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین السلام

علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ترتیب:۔

افعال نماز میں ترتیب ضروری ہے۔ یعنی نماز اس انداز سے پڑھی جائے کہ نیت کے بعد حالت قیام میں تکبیرۃ الاحرام اور حمد و سورہ۔ اس کے بعد رکوع اور ذکر رکوع۔ اس کے بعد سیدھا کھڑا ہونا اور پھر سجدہ میں جا کر ذکر کرنا۔ سر اٹھا کر سیدھا بیٹھنا اور پھر دوسرا سجدہ کرنا۔ دوسرے سجدہ کے بعد اس انداز سے باقی رکعتیں ادا کرنا اور آخر میں تشہد و سلام۔ (ہر دوسری رکعت میں تشہد ضروری ہے) اور دوسری رکعت میں حمد و سورہ کے بعد قنوت پڑھنا مستحب ہے۔ تیسری چوتھی رکعت میں حمد و سورہ کے بجائے صرف سورہ حمد یا تسبیحات اربعہ پڑھے گا جیسا کہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا جا چکا ہے۔

موالات:۔ افعال نماز کو مسلسل ہونا چاہیے۔ درمیان میں اتنا سکوت یا فاصلہ نہ ہو جائے کہ نماز کی صورت ہی بگڑ جائے۔

مبطلات نماز:۔ چند چیزوں سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۱۔ شرائط نماز کا کم ہو جانا۔

۲۔ حدث اصغر یا حدث اکبر کا صادر ہو جانا کہ حدث کے بعد طہارت ختم ہو جاتی ہے اور طہارت کے بغیر نماز نا ممکن ہے۔

۳۔ عمداً کلام کرنا چاہے ایک بامعنی حرف ہی کیوں نہ ہو۔ نمازی کا کسی دوسرے کو سلام

کرنا حرام ہے ۔ البتہ اگر کوئی نمازی کو سلام کر دے تو جواب واجب ہے لیکن انہیں الفاظ کے ساتھ جن الفاظ میں سلام کیا ہے یعنی "سلام علیکم" (آداب عرض ہے وغیرہ کا جواب واجب نہیں ہے)

۴ ۔ شکیات کی بعض صورتوں میں بھی نماز باطل ہو جاتی ہے ۔

۵ ۔ کھانا پینا ۔

۶ ۔ دنیاوی معاملات کے لئے قصداً گریہ کرنا ۔

۷ ۔ بغیر تقیہ یا نیت دعا کے سورۂ حمد کے بعد آمین کہنا (دعا کی نیت سے کوئی حرج نہیں ہے ۔ آمین خود بھی ایک دعا ہے)

۸ ۔ آواز کے ساتھ ہنسنا ۔ مسکراہٹ میں کوئی حرج نہیں ہے جس طرح کہ بھولے سے قہقہہ لگانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے ۔

۹ ۔ بغیر تقیہ کے ہاتھ باندھکر نماز پڑھنا ۔

۱۰ ۔ ایسے افعال انجام دینا جن سے نماز کی صورت بگڑ جائے ۔ جس طرح اچھل کود کرنا "تالی بجانا ۔ ناچنا وغیرہ ۔

۱۱ ۔ داہنے بائیں یا پشت کی طرف مڑ جانا ۔ یا پشت کی طرف مڑ کر دیکھنا ۔

شکیات نماز

نماز میں شک کی ۲۳ قسمیں ہیں ۔ ۸ قسموں میں نماز باطل ہو جاتی ہے ۔ ۶ میں

توجہ کی بھی ضرورت نہیں ہے اور ۹ صورتوں میں اصلاح کی ضرورت ہے۔

مبطل شک :- جن شکوک سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۱۔ دو رکعتی نماز یا قصر کی صورت میں چار رکعتی نماز میں شک کا پیدا ہو جانا۔

۲۔ تین رکعتی نماز میں شک ہونا جیسے مغرب

۳۔ چار رکعتی نماز میں اس طرح شک ہونا کہ شک میں پہلی رکعت بھی شامل ہو کہ یعنی یہ پہلی ہے یا دوسری یا تیسری مثلاً

۴۔ چار رکعتی نماز میں ایسا شک کہ دو رکعت کے پورے ہونے کا یقین نہ ہو کہ یہ دوسری ہے یا تیسری یا چوتھی

۵۔ چار رکعتی نماز میں یہ شک کہ یہ دوسری رکعت ہے یا پانچویں یا چھٹی

۶۔ چار رکعتی نماز میں یہ شک کہ یہ تیسری ہے یا چھٹی یا ساتویں

۷۔ چار رکعتی نماز میں یہ شک کہ یہ چوتھی ہے یا چھٹی یا ساتویں

۸۔ اصلاً ہی شک کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں اور کچھ یاد نہیں ہے۔

ناقابل توجہ شک :-

۱۔ جگہ گذر جانے کے بعد شک جس طرح کہ سورۂ حمد پڑھتے ہوئے تکبیرۃ الاحرام کہنے میں شک ہو یا دوسرا سورہ پڑھتے ہوئے سورۂ حمد پڑھنے میں شک ہو یا بعد کی آیت پڑھتے ہوئے پہلی آیت پڑھنے میں شک ہو یا رکوع میں پہونچکر قرأت میں شک ہو یا سجدہ میں جاکر رکوع میں شک ہو یا تشہد کی صورت میں سجدہ میں شک ہو۔

یا سلام پڑھتے ہوئے تشہد میں شک ہو ۔ البتہ اگر سلام میں شک ہو اور نماز کے خلاف کوئی عمل نہیں کیا ہے تو اسے پڑھ لے گا ۔

اگر کسی عمل کے بجالانے کا یقین ہو اور اس کے صحیح ہونے میں شک پیدا ہو جائے تو کوئی پرواہ نہ کرے گا اور صحیح ہی سمجھے گا ۔

۲۔ سلام کے بعد شک کا کوئی اعتبار نہیں ۔

۳۔ وقت گذر جانے کے بعد شک کا کوئی اعتبار نہیں ہے ۔

۴۔ نماز جماعت میں شک پیدا ہونا ۔ ایسی صورت میں امام و ماموم میں جسے یاد ہو دوسرے کو چاہیئے کہ اس پر اعتماد کرے ۔

۵۔ مستحبی نمازوں میں شک کا کوئی اعتبار نہیں ہے ۔ نمازی شک کی دونوں صورتوں پر بنا کر سکتا ہے بشرطیکہ زیادتی کی شکل نماز سے زیادہ ہو ۔ مثلاً پہلی اور تیسری میں شک ہو اس لئے کہ اسلام میں سہ رکعتی نماز مستحب نہیں ہے ۔

۶۔ زیادہ شک کرنے والے کے شک کا کوئی اعتبار نہیں ہے ۔

قابل اصلاح شک :

یہ کام صرف چار رکعتی نمازوں میں ہو سکتا ہے ۔ اور اس کی چند صورتیں ہیں ۔

۱۔ دوسرے سجدہ کے بعد یہ شک ہو کہ یہ رکعت دوسری تھی یا تیسری ۔ ایسی صورت میں تیسری سمجھ کر ایک رکعت اور پڑھے گا اور نماز کے بعد ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھے گا ۔

۲- دوسرے سجدہ کے بعد یہ شک ہو کہ یہ دوسری تھی یا تیسری یا چوتھی ۔ تو چوتھی سمجھکر نماز تمام کر دے گا ۔ اور پہلے دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھے گا ۔ پھر دو رکعت بیٹھ کر ۔

۳- دوسرے سجدہ کے بعد یہ شک ہو کہ یہ دوسری تھی یا چوتھی ۔ چوتھی سمجھ کر نماز تمام کرے گا اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر پڑھے گا ۔

۴- کسی بھی حالت میں تیسری اور چوتھی میں شک ہو تو چوتھی سمجھکر نماز تمام کرے گا اور ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت بیٹھکر پڑھے گا ۔

۵- دوسرے سجدہ کے بعد شک ہو کہ یہ چوتھی تھی یا پانچویں تو چوتھی سمجھکر نماز تمام کر دے گا اور دو سجدہ سہو کرے گا ۔

۶- حالت قیام میں یہ شک ہو کہ یہ چوتھی ہے یا پانچویں تو فوراً بیٹھ کر نماز تمام کر دے گا اور ایک رکعت نماز احتیاط پڑھے گا ۔

۷- حالت قیام میں تیسری اور پانچویں میں شک ہو تو فوراً بیٹھ کر نماز تمام کر دے گا اور دو رکعت نماز احتیاط پڑھے گا ۔

۸- حالت قیام میں یہ شک ہو کہ یہ تیسری ہے یا چوتھی یا پانچویں تو فوراً بیٹھکر نماز تمام کر دے گا ۔ اور دو رکعت نماز کھڑے ہو کر اور دو رکعت بیٹھکر بجا لائے گا ۔

۹- حالت قیام میں پانچویں اور چھٹی میں شک ہو تو فوراً بیٹھکر نماز تمام کر دے اور دو سجدۂ سہو بجا لائے ۔

نوٹ :-

ا ۔ مسئلہ ۶ ۔ ۷ ۔ ۸ ۔ ۹ ۔ میں نماز احتیاط کے بعد دو سجدۂ سہو بھی کرے گا اس لئے کہ بیجا قیام بھی ہو گیا ہے ۔

ب ۔ شک پیدا ہونے کے بعد انسان کو دو لمحہ غور کرنا چاہیئے ۔ اور جو بات یاد آجائے اسی پر عمل کرنا چاہیئے ۔ اگر کچھ یاد نہ آئے تو گذشتہ احکام پر عمل کرے گا ۔

سجدۂ سہو :-

نماز کے بعد یہ دو سجدے ہیں جن میں نیت قربت کے ساتھ قابل سجدہ چیز کا ہونا ضروری ہے ۔ تکبیرۃ الاحرام کی ضرورت نہیں ہے ۔ نیّت کر کے سجدے میں جائے گا اور کہے گا (بسم اللہ و باللہ السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ) اور پھر اٹھکر دوبارہ سجدے میں جائے گا اور یہی ذکر کرے گا ۔ اس کے بعد اٹھکر بیٹھے گا اور تشہد پڑھے گا اور سلام پڑھکر سلسلہ کو تمام کر دے گا ۔

مقامات سجدۂ سہو :-

ا ۔ نماز میں بھولے سے کلام کرنا ۔

۲ ۔ بے محل سلام پڑھ دینا ۔

۳ ۔ تشہد کا بھول جانا ۔

۴ ۔ چوتھی اور پانچویں میں شک ہونا ۔

۵ ۔ ایک سجدہ کا بھول جانا (دونوں کے بھول جانے میں نماز باطل ہو جاتی ہے ۔)

۶- قیام کی جگہ بیٹھ جانا اور بیٹھنے کی جگہ کھڑے ہو جانا (بنا بر احتیاط)

(احتیاط مستحب ہے کہ نماز میں ہر زیادتی اور کمی کے لئے سجدہ سہو کرے بشرطیکہ رکن نہ ہو ورنہ نماز باطل ہو جائے گی)

بھولے ہوئے اجزاء کی قضا:-

۱- اگر کوئی ایک سجدہ بھول گیا ہے اور بعد کی رکعت میں رکوع میں پہونچکر یاد آیا ہے تو اس سجدہ کی قضا نماز کے بعد ضروری ہے کہ ایک سجدہ نماز کرکے تب سجدہ سہو کرے گا۔

۲- اگر تشہد بھول جائے اور رکوع میں پہونچکر یاد آئے تو نماز تمام کرنے کے بعد پہلے تشہد کی قضا کرے گا اس کے بعد سجدہ سہو کرے گا۔

۳- قضا میں قضا کی نیت اور دیگر شرائط کا لحاظ ضروری ہے۔

۴- ان اجزاء کی قضا سے پہلے نماز کے منافی کوئی عمل نہ ہونا چاہیئے۔ ورنہ پھر سے نماز پڑھنا پڑے گی۔

نماز احتیاط:-

یہ نماز ایک رکعت ہے جس کی نیت صرف دل میں ہوگی۔ زبان سے ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ نیت کے بعد تکبیرۃ الاحرام کہے گا اور پھر سورۂ حمد پڑھکر رکوع میں جائے گا اور سجدہ و تشہد و سلام کے بعد نماز تمام کر دے گا۔ سورہ کا آہستہ پڑھنا ضروری ہے۔ اب اگر نماز بیٹھ کر پڑھ رہا ہے تو رکوع میں اتنا جھکنا ہوگا کہ چہرہ

گھٹنوں کے مقابل ہو جائے۔

نوٹ :۔ نماز اور نماز احتیاط کے درمیان کوئی نماز کے خلاف عمل نہیں ہونا چاہیئے ورنہ نماز باطل ہو جائے گی۔ اور دوبارہ پڑھنا پڑے گی۔

نماز مسافر

مسافر کے لئے چار رکعتی نمازیں قصر ضروری ہے یعنی چار رکعت کے بجائے دو رکعت نماز ادا کرنا ہوگی۔ صبح اور مغرب کی نمازیں قصر نہیں ہے۔

قصر کے حسب ذیل شرائط ہیں۔

۱۔ تقریباً ۴۴ کیلومیٹر جانے یا آنے کا قصد ہو یا آنا جانا ملا کر اس مقدار میں ہو جائے۔

۲۔ سفر کا ارادہ آخر تک برقرار رہے ورنہ اگر درمیان میں ارادہ ملتوی ہو گیا یا تردد پیدا ہو گیا تو قصر نہ ہوگا۔

۳۔ سفر تمام کرنے سے پہلے اپنے وطن یا کسی ایسی جگہ نہ پہونچ جائے جہاں دس دن قیام کا ارادہ ہو یا دو دو دن چار چار دن کر کے ایک مہینہ گذر جائے کہ ایسی صورت میں حکم قصر ختم ہو جائے گا۔

۴۔ مسافر کا کام سفر کرنا یا سفری کام کرنا نہ ہو ورنہ قصر کا امکان نہ ہوگا۔ مثال کے طور پر ڈرائیور، ملاح، دورہ کا تاجر یا چکر لگا کر کام کرنے والے لوگ ۴۴ کیلومیٹر چلے بھی جائیں تو ان کی نماز قصر نہ ہوگی جس طرح کہ کوئی ڈاکٹر یا تاجر یا طالبعلم

اگر سال کے اکثر اوقات میں اپنے کام کے لئے سفر کرتا رہتا ہے تو اس کی نماز بھی قصر نہ ہوگی۔ (یہی حال مسلسل سفر ذاکری کرنے والے حضرات کا ہے)

۵۔ مسافر خانہ بدوش افراد میں نہ ہو ورنہ اس کا سفر ہی اس کا وطن شمار ہوگا۔

۶۔ سفر معصیت کا سفر نہ ہو ورنہ قصر جائز نہ ہوگا۔ آقا سے بھاگ جانے والا غلام، چوری یا زنا یا قتل یا شراب خوری یا ظالم کی امداد کے لئے سفر کرنے والوں کی نماز قصر نہیں ہے۔

۷۔ سفر تفریحاً شکار کے لئے نہ ہو ورنہ نماز قصر نہ ہوگی۔ اگرچہ تفریحی شکار حرام نہیں ہے۔ البتہ واپسی میں اگر مسافت ۴۴ کیلومیٹر ہے تو نماز قصر ہو جائے گی۔ ضرورت کے لئے شکار کرنے کے سفر میں نماز قصر ہے۔

۸۔ وطن سے اتنی دور نکل جائے کہ آبادی نظر نہ آئے اور اذان کی آواز سنائی نہ دے اس سے پہلے قصر شروع نہیں ہو سکتا۔

نوٹ :۔ چار مقامات پر مسافر کو اختیار ہے کہ نماز قصر پڑھے یا پوری پڑھے۔ مکہ اور مدینہ کے پورے شہر، مسجد کوفہ اور حرم امام حسینؑ (دو واق اس میں شامل نہیں ہے)

نماز قضا :۔

۱۔ ان پنجگانہ نمازوں کی قضا بہر حال واجب ہے جنہیں انسان نے عمداً چھوڑ دیا ہے۔ یا سہواً چھوٹ گئی ہیں۔ یا بربنائے جہالت نہیں پڑھی ہیں یا سوتا رہ گیا ہے اور نہیں پڑھی ہے یا غلط پڑھ دی ہے۔

۲- حسب ذیل مقامات پر قضا واجب نہیں ہے۔

ا۔ نابالغی میں ترک ہونے والی نمازیں۔

ب۔ حالت کفر میں ترک ہونے والی نمازیں۔

ج۔ دیوانگی کے عالم میں ترک ہونے والی نمازیں بشرطیکہ دیوانگی پورے وقت نماز میں رہی ہو۔

د۔ حالت حیض و نفاس میں ترک ہونے والی نمازیں۔ اگر خون کا سلسلہ پورے وقت میں برقرار رہے۔

ہ۔ بیہوشی کے وقت کی نماز اگر بیہوشی پورے وقت میں رہے اور اپنی طرف سے نہ ہو ورنہ قضا واجب ہے۔

۳- اگر بچہ وقت کے اندر بالغ ہو جائے یا دیوانہ ٹھیک ہو جائے یا بیہوش ہوش میں آجائے اور ایک رکعت نماز کا وقت باقی ہے تو فوراً نماز پڑھے گا ورنہ قضا واجب ہو جائے گی۔

۴- مرتد ہو جانے کی چھوٹی ہوئی نماز اور مستی کی نذر ہو جانے والی نماز کی قضا واجب ہے

۵- قضا نماز دن رات سفر حضر ہر جگہ پڑھی جا سکتی ہے۔

۶- باپ کی چھوٹ جانے والی نمازوں کی قضا بڑے بیٹے پر واجب ہے۔

۷- جس کے ذمہ قضا نماز باقی ہے وہ مستحبی نماز پڑھ سکتا ہے۔ در روزہ میں یہ کام نہیں ہو سکتا

۸- نماز قضا جماعت کے ساتھ پڑھی جا سکتی ہے۔

۹۔ قضا کا فوراً ادا کرنا واجب نہیں ہے۔ (لیکن ٹال مٹول کرنا بھی جائز نہیں ہے۔)

۱۰۔ گھر میں ترک ہونے والی نمازوں کی قضا پوری ہوگی چاہے سفر میں پڑھے اور سفر کی قضا قصر ہوگی چاہے گھر میں پڑھے۔

۱۱۔ اگر بہت سی نمازیں چھوٹ گئی ہیں تو ان کی قضا میں ترتیب کی ضرورت نہیں ہے کہ پہلے صبح ہو پھر ظہرین پھر مغربین بلکہ اس کے خلاف بھی ممکن ہے۔ البتہ ظہرین اور مغربین کے درمیان ترتیب شرط ہے کہ پہلے ظہر ہو پھر عصر۔ پہلے مغرب پھر عشاء لیکن اگر ظہر دوسرے دن کی ہے اور عصر دوسرے دن کی تو اس میں ترتیب کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۲۔ نماز عیدین کے علاوہ باقی دوسری واجب نمازوں کی قضا بھی واجب ہے یہاں تک کہ نافلہ کی نذر کرلی ہے تو اس کی قضا بھی واجب ہے۔

۱۳۔ میت کی طرف سے نماز اور دیگر عبادات کے لئے اجارہ دیا جا سکتا ہے اور جب بھی اجیر عمل کو انجام دے دیگا میت کی ذمہ داری ختم ہو جائے گی چاہے رقم وصی دے یا ولی یا وارث یا کوئی اور۔

نماز آیات :-

چاند سورج کے گرہن، زلزلہ، آسمانی بلا، زرد و سرخ آندھی، بجلی، گرج بلکہ زمین کے دھنس جانے سے بھی اس علاقہ کے لوگوں پر نماز آیات واجب ہو جاتی ہے۔

کیفیت نماز آیات :- (۱) نماز آیات دو رکعت ہے۔ ہر رکعت میں پانچ رکوع۔

ترکیب نماز یہ ہے کہ پہلے نیت کرے، نماز آیات پڑھتا ہوں چاند گہن کے موقعہ پر مثلاً قربتہ الی اللہ اس کے بعد تکبیر کہہ کر حمد وسورہ پڑھے اور رکوع میں چلا جائے۔ رکوع سے اٹھکر پھر حمد و سورہ پڑھے اور پھر رکوع کرے۔ پھر اٹھکر حمد وسورہ پڑھے اور پھر رکوع کرے۔ پھر سر اٹھا کر حمد وسورہ پڑھے اور پھر رکوع میں جائے۔ پھر سر اٹھا کر حمد وسورہ پڑھے اور رکوع کر کے سجدہ میں چلا جائے اور اسی طرح دوسری رکعت بھی ادا کرے (قنوت ہر دوسرے رکوع سے پہلے پڑھ سکتا ہے)

۲- ایک ہی سورہ کو پانچ حصوں پر تقسیم کر کے ہر رکوع کے ساتھ ایک جزو پڑھا جا سکتا ہے۔

۳- گرہن کی نماز صاف ہو جانے سے پہلے ختم ہو جانی چاہیئے۔ باقی مقامات پر جیسے زلزلہ فوراً ادا کرے ورنہ تمام عمر میں جب بھی ممکن ہو ادا کرنا واجب ہے۔

۴- نماز آیات با جماعت پڑھی جا سکتی ہے لیکن امام صرف حمد وسورہ کا ذمہ دار ہوگا

بعض مستحب نمازیں

نماز عیدین :-

زمانہ ظہور امامؑ میں واجب ہے اور زمانہ غیبت میں مستحب ہے جو جماعت اور فرادیٰ دونوں طرح پڑھی جا سکتی ہے۔ ترکیب یہ ہے۔ دو رکعت نماز ہے۔ پہلی رکعت میں حمد وسورہ کے بعد پانچ قنوت۔ اور دوسری رکعت میں حمد وسورہ

کے بعد چار قنوت پھر رکوع، سجدہ، تشہد، سلام

نماز وحشت :۔

دفن کی پہلی رات مرنے والے کے ایصال ثواب کے لئے دو رکعت نماز مستحب ہے۔ پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ انا انزلناہ۔ نماز کے بعد اس کا ثواب مرنے والے کو ہدیہ کرے۔

پہلی تاریخ کی نماز :۔

ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کو دو رکعت نماز مستحب ہے۔ پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد ۳۰ مرتبہ قل ھو اللہ اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد ۳۰ مرتبہ سورۂ انا انزلناہ۔ نماز کے بعد صدقہ بھی دے تاکہ پورے مہینے کی سلامتی کی ضمانت ہو جائے۔

نماز غفیلہ :۔

مغرب و عشاء کے درمیان دو رکعت نماز غفیلہ مستحب ہے۔ پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد آیت (ذا النون) اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد (وعندہ مفاتح الغیب) اس کے بعد قنوت اور آخر میں طلب حاجت ۔ والحمد للہ رب العالمین

کتاب الصوم (روزہ)

روزہ - فروع دین کی دوسری فرع ہے جس کے واجب ہونے کے حسب ذیل شرائط ہیں

۱- بلوغ، یعنی لڑکے کا پندرہ برس کا ہو جانا اور لڑکی کا نو برس کا ہو جانا (کبھی کبھی اس سے پہلے بھی بلوغ پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر ناف کے نیچے سخت بال اُگ آئیں یا سونے میں منی خارج ہو جائے)

۲- عقل - دیوانے پر روزہ واجب نہیں ہے۔

۳- نقصان سے محفوظ رہنا چاہیے نقصان جسمی ہو کہ مرض کے پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہو یا مرض کے بڑھ جانے اور طول پکڑ جانے کا اندیشہ ہو یا نقصان غیر جسمی ہو کہ کوئی شخص روزہ رکھنے پر ہلاک کر دینے کا ارادہ رکھتا ہو۔

۴- بیہوش نہ ہونا۔

۵- دن کے کسی حصہ میں حیض کا نہ ہونا۔ ورنہ روزہ ختم ہو جائے گا اور قضا کرنا پڑے گی۔

۶- دن کے کسی حصہ میں نفاس کا نہ ہونا ورنہ یہاں بھی روزہ ختم ہو جائے گا اور قضا واجب ہو جائے گی۔

۷- مسافر نہ ہونا ورنہ اگر شب سے سفر کا ارادہ ہے اور زوال سے پہلے نکل گیا ہے تو روزہ ختم ہو جائے گا اور قضا واجب ہو جائے گی اور اگر رات سے سفر کا ارادہ نہیں ہے اور اچانک نکل گیا ہے تو روزہ تمام کرنا پڑے گا اور بعد میں

قضا بھی رکھنا پڑے گی۔ زوال کے بعد سفر کرنے والے کا روزہ صحیح رہے گا۔ البتہ اگر کسی شخص کو سفر کا حکم ہی نہیں معلوم تھا اور اس نے روزہ رکھ لیا تو اس کا روزہ صحیح رہے گا اور یہی حال نماز کا بھی ہے۔

مفطرات صوم :-

روزہ دار کو حسب ذیل باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے ورنہ اس کا روزہ باطل ہوجائیگا۔

۱۔ کھانا ۲۔ پینا ۳۔ خودکاری کرنا (اپنے ہاتھوں سے منی نکالنا) ۴۔ آگے یا پیچھے سے فاعل بنکر یا مفعول بن کر، زندہ یا مردہ سے یہاں تک کہ جانور سے ہی مباشرت کرنا۔

۵۔ ماہ رمضان اور اس کی قضا کے موقع پر صبح تک حالت جنابت پر باقی رہ جانا اور غسل یا تیمم نہ کرنا۔ (ماہ رمضان میں یہی حکم حیض و نفاس کا بھی ہے) استحاضہ قلیلہ و متوسطہ میں روزہ بہر حال صحیح رہے گا۔ کثیرہ کی صورت کے لئے ضروری ہے کہ دن والے غسل اور گذشتہ رات والا غسل بھی حاصل رہے۔

۶۔ غلیظ یا غیر غلیظ قسم کا غبار حلق کے اندر لے جانا حلال ہے جیسے آٹا حرام ہے جیسے مٹی، دھوئیں کا بھی یہی حکم ہے اس سے بھی احتیاطاً روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

۷۔ سیال چیز سے حقنہ کرانا یعنی پائخانہ کے راستے سے اسے اندر داخل کرنا (خشک چیز میں کوئی حرج نہیں ہے)

۸۔ پانی میں سر کا ڈبونا۔

۹۔ قصداً قے کرنا چاہے علاج کی غرض سے کیوں نہ ہو۔

۱۰۔ خدا و رسولؐ اور ائمہؑ بلکہ احتیاطاً جملہ انبیاء و اوصیاء کی طرف غلط نسبت دینا چاہے وہ دین میں ہو یا دنیا میں۔

نوٹ :۔ یہ تمام اسی وقت روزہ کو باطل کرتی ہیں جب قصداً ہوں اتفاقاً بھولے سے ایسا ہو جائے تو روزہ باطل نہیں ہو گا۔ جہالت و ناواقفیت معاف نہیں کی جا سکتی بھولنے کی صورت میں تمام مفطرات معاف ہیں لیکن جنابت پر باقی رہنا معاف نہیں ہے کہ اگر جنابت کا علم تھا اور غسل کرنا بھول گیا تو جب بھی خیال آئے گا پچھلے تمام روزوں کی قضا کرنا پڑے گی۔

مسائل صوم :۔

۱۔ روزہ کی نیت کرنے کے بعد دن بھر سوتا رہے تو بھی روزہ باطل نہیں ہوتا۔

۲۔ نیت کا وقت اذان صبح (طلوع فجر) کا وقت ہے لیکن ابتدائے شب میں بھی نیت ہو سکتی ہے۔ بلکہ ایک نیت سے پورے مہینہ کا روزہ رکھ سکتا ہے۔

۳۔ منھ میں جمع ہو جانے والا تھوک نگل لیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ اگر دماغ یا سینے سے بلغم نکل آئے اور منھ تک پہونچ جائے تو اس کا نگلنا جائز نہیں ہے۔

۴۔ دن کے کسی حصّہ میں حیض یا نفاس شروع ہو جائے تو روزہ باطل ہو جائے گا۔

۵۔ جس کے ذمّہ اپنا قضا روزہ باقی ہے وہ سنّتی روزہ نہیں رکھ سکتا۔

۶۔ روزہ میں نیت اخلاص ضروری ہے۔ ریاکاری روزہ کو باطل کر دیتی ہے "اگر ممکن ہو"

۷۔ روزہ کی حالت میں آنکھ کان میں دوا ڈالنا۔ انجکشن لینا یا دانت اکھاڑنا سب مباح اور جائز ہے۔

۸۔ ماہ رمضان کے دن میں قصداً روزہ توڑ دینے والا یا اصلاً نہ رکھنے والا روزہ میں کھانے والا شخص قضا کے ساتھ کفارہ بھی ادا کرے گا۔ یعنی ایک غلام آزاد کرے گا یا ایک روزہ کے بدلے ۶۰ روزے رکھے گا یا ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلائے گا۔ قضا الگ سے کرے گا۔ اگر یہ جانتا ہے کہ فلاں عمل سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ورنہ کفارہ واجب نہ ہوگا۔ صرف خودکاری میں اگر اتنا بھی جانتا ہے کہ یہ عمل حرام ہے تو کفارہ واجب ہو جائے گا چاہے روزہ ٹوٹنے کے بارے میں نہ جانتا ہو۔

۹۔ حرام چیز سے روزہ توڑنے والے پر تینوں کفارے ایک ساتھ واجب ہوں گے۔ جیسے مٹی کھانے والا، شراب پینے والا یا جھوٹ بولنے والا۔

۱۰۔ اگر کسی شخص سے قصداً یا مرض وسفر و حیض ونفاس کی وجہ سے روزہ چھوٹ گیا ہے تو اس پر روزہ کی قضا واجب ہے۔ البتہ اگر مرض پورے سال باقی رہا تو قضا کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف ہر روزہ کے بدلے ۳ پاؤ گیہوں فدیہ (صدقہ) دینا پڑے گا۔

۱۱۔ فدیہ چند مقامات پر واجب ہوتا ہے۔

ک۔ بوڑھا مرد یا ضعیف عورت یا جس پر پیاس کا شدید غلبہ رہتا ہے اگر روزہ ان کے لئے ناممکن یا دشوار ہے تو یہ روزہ چھوڑ دیں گے اور صرف فدیہ دیں گے۔

..یہی حال حاملہ عورت کا ہے۔ جس کے یہاں زمانہ ولادت قریب ہے۔ یا وہ عورت جو بچّہ کو دودھ پلاتی ہے اور دودھ کم ہے اسے بھی روزہ چھوڑ کر فدیہ دینا ہوگا۔ یہ اور بات ہے کہ بعد میں قضا بھی واجب ہوگی اور اگر نقصان بچّہ کے بجائے اپنی ذات کے لئے ہے تو فدیہ کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ صرف قضا کافی ہے۔ جس طرح کہ مرض عطش والا انسان شفایاب ہو جائے تو اسے بھی قضا کرنا پڑے گی۔ صرف ضعیف مرد و عورت پر قضا واجب نہیں ہے۔ صرف فدیہ ہے۔

ب۔ جس کا روزہ ماہ رمضان میں بیماری کی وجہ سے چھوٹ گیا ہے اور بیماری تمام سال باقی رہ گئی ہے۔ اسے صرف فدیہ دینا ہوگا۔ قضا کی ضرورت نہیں ہے۔

ج۔ جس نے ماہ رمضان کی قضا کو اس قدر ٹال دیا کہ دوسرا رمضان آگیا۔ اسے قضا کے علاوہ فدیہ بھی دینا ہوگا۔

۱۲۔ فدیہ تین پاؤ گیہوں کا نام ہے جو فقیر کو دیا جائے گا اور قیمت کافی نہ ہوگی بلکہ کھلا دینا بھی کافی نہ ہوگا۔ غلّہ دینا کافی ہوگا۔

۱۳۔ باپ کے روزے کسی عذر کی بنا پر ترک ہو گئے ہیں اور ان کی قضا اس پر واجب تھی تو اس کے مرنے کے بعد بڑے بیٹے کو قضا کرنا پڑے گی۔

صوم و سفر:۔

۱۔ مسافر کے یہاں قصر کے شرائط مکمل ہو جائیں تو روزہ رکھنا حرام ہے۔

۲۔ ماہ رمضان میں سفر کرنا جائز ہے چاہے روزے سے جان بچانے ہی کے لئے کیوں نہ ہو

البتہ یہ طریقہ مکروہ ہے۔

۳۔ مسافر کو ماہ رمضان میں پیٹ بھر کھانے اور مباشرت کرنے کا اختیار ہے اگرچہ یہ طریقہ نامناسب ہے۔

۴۔ مسافر کے لئے روزہ توڑنا اسی وقت صحیح ہوگا جب حد ترخص سے گذر جائے اور آبادی کی اذان کی آواز نہ سنائی دے ورنہ گھر سے روزہ توڑ کر نکلا تو قضا اور کفارہ دونوں واجب ہو جائیں گے۔

۵۔ اگر سفر ظہر سے پہلے شروع کیا ہے اور رات سے سفر کی نیت تھی تو روزہ توڑ کر قضا کرنا ہوگی۔

۶۔ اگر سفر ظہر سے پہلے شروع کیا ہے اور رات سے آمادۂ سفر نہ تھا تو روزہ پورا کریگا اور بعد میں قضا بھی کرے گا۔

۷۔ اگر سفر ظہر کے بعد شروع کیا ہے تو روزہ باقی رہے گا اور قضا کی ضرورت نہ ہوگی۔

۸۔ اگر وطن یا جہاں دس دن تک ٹھہرنا چاہتا ہے وہاں زوال سے پہلے پہونچ جائے اور راستے میں روزہ نہیں توڑا ہے تو اسے پورا کرنا پڑے گا۔

۹۔ صورت ۸ میں اگر راستے میں روزہ توڑ دیا ہے تو صرف قضا کرنا ہوگی۔

۱۰۔ اگر وطن میں زوال کے بعد داخل ہوا ہے تو روزہ نہ ہوگا بلکہ قضا واجب ہوگی چاہے سفر کی حالت میں توڑے یا نہ توڑے۔

۱۱۔ وطن کے سارے احکام دس دن قیام کی جگہ اور ان تمام جگہوں کیلئے بھی ہیں جو وطن کے حکم میں ہیں۔

۱۲۔ سفر میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب ابتداء سے سفر ہی میں رکھنے کی نذر کی ہو۔۔۔۔ وغیرہ۔

رویتِ ہلال :۔

۱۔ چاند ثابت ہونے کے چند طریقے ہیں۔ ۱۔ خود دیکھئے۔ ۲۔ متواتر خبر ملے۔ ۳۔ شہرت عام سے اطمینان پیدا ہو جائے۔ ۴۔ مہینہ کے تیس دن گذر جائیں۔ ۵۔ دو عادل گواہی دیں۔ (حاکم شرع کے فیصلے سے چاند ثابت نہیں ہوتا جب تک انسان کو الگ سے اطمینان نہ ہو جائے۔ یہ موضوع حاکم شرع کے فیصلہ کے حدود سے باہر ہے) عورت کی گواہی یا ایک مرد عادل کی گواہی یا منجم کے اقوال یا چاند کے شفق کے بعد غائب ہو جانے یا بڑے ہونے یا دیر تک رہنے یا دو عادلوں کی ایسی گواہی جس میں دیکھنے کی گواہی نہ ہو ان باتوں سے چاند ثابت نہیں ہوتا۔ البتہ اگر چاند کے گرد ہالہ ہے تو یہ علامت ہے کہ یہ کل کا ہے۔

۲۔ ایک شہر میں نظر آجانے والا چاند ہر شہر کے لئے کافی ہے چاہے وہ کتنی ہی دور کیوں نہ ہو۔ (چاند کا مسئلہ طلوع آفتاب سے الگ ہے جسے سائنس جاننے والے خوب جانتے ہیں)

فطرہ :۔

۱۔ ماہ رمضان کے خاتمہ پر ہر بالغ و عاقل، آزاد انسان پر فطرہ واجب ہے کہ وہ اپنے اور اپنے اہل و عیال اور جن کا وہ ذمہ دار ہے بڑے ہوں یا چھوٹے قریب ہوں یا دور، مسلمان ہوں یا کافر۔ یہاں تک کہ عید کے چاند سے پہلے اگر بچہ پیدا ہو جائے یا مہمان آجائے

تو اس کی طرف سے بھی فی کس تین کیلو غلّہ نکال کر مستحق تک پہونچا دے ۔ یہ کام شب عید سے ظہر عید تک ہو جانا چاہیئے ۔

۲ ۔ فطرہ میں کوئی بھی غلّہ جو ۔ گیہوں ۔ کھجور ۔ کشمش کے علاوہ بھی دے سکتا ہے ۔ بشرطیکہ وہ اس علاقہ کی عام غذا ہو ورنہ انہیں چار میں سے کوئی شے ادا کرے گا ۔

۳ ۔ جنس کے بجائے قیمت بھی دے سکتا ہے ۔ مگر اسی دن کی قیمت اور اسی جگہ کی قیمت جہاں فطرہ نکال رہا ہے ۔

۴ ۔ فطرہ کی مقدار تین کیلو ہے اور اس کا مصرف زکوٰۃ کا مصرف ہے جو آئندہ تفصیل سے بیان ہوگا ۔ فطرہ میں نیت قربتِ خدا ضروری ہے ۔

۵ ۔ جس کا فطرہ کسی دوسرے پر واجب ہو گیا ہے جیسے مہمان تو اس کا فطرہ خود اس پر واجب نہیں ہے چاہے کتنا ہی مالدار کیوں نہ ہو ۔

۶ ۔ ایک فقیر کو تین کیلو سے کم نہ دیا جائے زیادہ جس قدر چاہے دے سکتا ہے البتہ اگر فقیر زیادہ ہیں اور فطرہ کم ہے تو تین کیلو سے کم بھی دیا جا سکتا ہے ۔

۷ ۔ فطرہ کو مالک خود بھی فقیر کو دے سکتا ہے اور اپنے یہاں فقیر نہیں ہے تو منتقل بھی کر سکتا ہے ۔ مستحق کے ہوتے ہوئے منتقل کرنا جائز نہیں ہے ۔ ہاں خود سفر کر جائے تو دوسری جگہ بھی دے سکتا ہے ۔ (فقیر پر فطرہ واجب نہیں ہے لیکن مستحب اس کے لئے بھی ہے)

کتاب الزکوٰۃ

فروع دین میں تیسری فرع زکوٰۃ ہے جو ہر بالغ و عاقل و آزاد مالک نصاب پر واجب ہے بشرطیکہ وہ اپنے مال پر تصرف بھی کر سکتا ہو۔ زکوٰۃ کے چند اہم مسائل یہ ہیں۔

محل زکوٰۃ :۔

نو چیزوں میں زکوٰۃ واجب ہے۔ چار قسم کے غلے (گیہوں، جو، خورمہ، انگور) تین قسم کے جانور (بھیڑ بکری، گائے، اونٹ) دو قسم کے سکے (سونا۔ چاندی)

١۔ غلہ میں اس وقت زکوٰۃ واجب ہوگی جب وہ جو گیہوں کہے جانے کے قابل ہو جائے اور پیداوار ۸۴۷ کیلو ہو۔

٢۔ خود بخود سینچائی ہو جائے تو دسواں حصہ۔ انسان سینچائی کرے تو بیسواں حصہ اور دونوں ہوں تو پندرہواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے۔

٣۔ غلہ میں سال تمام کی شرط نہیں ہے یہ زکوٰۃ ایک ہی مرتبہ واجب ہوتی ہے۔

٤۔ جانوروں کی زکوٰۃ میں یہ ضروری ہے کہ سال تمام ہو جائے اور جانور اپنے گھر سے نہ کھائے اور سال بھر کام بھی نہ کرے۔ (ظاہر ہے کہ یہ باتیں عام طور سے ہندوستان میں نہیں ہیں لہٰذا ان کی تفصیل کی بھی ضرورت نہیں ہے۔)

٥۔ سونے چاندی کے سکے ۱۵ مثقال سونے کے برابر اور ۱۰۵ مثقال چاندی کے برابر ہوں تو چالیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے۔ اس سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(اور چونکہ آج کل یہ سکے رائج نہیں ہیں لہٰذا ان کی زکوٰۃ کا بھی کوئی سوال نہیں ہے)

۶۔ زکوٰۃ کے آٹھ مصرف ہیں۔

فقیر۔ مسکین۔ تحصیل زکوٰۃ کے ملازم۔ جن کفار کی تالیف قلب مقصود ہو۔ جو لوگ مقروض ہوں اور ادائیگی پر قادر نہ ہوں۔ جو غلام آزاد نہ ہو سکیں۔ غربت زدہ مسافر، کار خیر۔

شرائط مستحقین زکوٰۃ:۔

۱۔ ایمان (بارہ اماموں کا عقیدہ)

۲۔ فاسق و فاجر نہ ہونا۔

۳۔ زکوٰۃ غیر سید کی ہو تو سید نہ ہونا۔

۴۔ صاحب زکوٰۃ کے لئے واجب النفقہ نہ ہونا۔

احکام زکوٰۃ:۔

۱۔ زکوٰۃ ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف منتقل کی جا سکتی ہے۔

۲۔ اہل علم و فضل کو زیادہ مقدار دینی چاہیئے، اقربا اور سوال نہ کرنے والوں کو دوسروں پر مقدم کرنا چاہیئے۔

۳۔ فقیر کو یہ بتانا ضروری نہیں ہے کہ یہ مال زکوٰۃ کا ہے۔

۴۔ اگر کسی کا قرض فقیر کے ذمہ ہے تو وہ زکوٰۃ میں سے حساب کر سکتا ہے۔

۵۔ زکوٰۃ ادا کرنے میں بلا سبب تاخیر جائز نہیں ہے۔

۶۔ جو شخص کاروبار اور تحصیل معاش پر قادر ہے اس کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے۔

۷۔ جس کا مال سال بھر کے خرچ کے لئے کافی نہیں ہے وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

۸۔ مال زکوٰۃ میں سے اخراجات منہا نہیں کئے جا سکتے۔ حد یہ ہے کہ بیج کی مقدار بھی الگ نہیں کی جا سکتی۔ زکوٰۃ سب پر واجب ہوگی۔ صرف زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد کے اخراجات حاکم شرع کی اجازت سے الگ کر سکتا ہے۔

9۔ چاول۔ چنا۔ تل۔ ماش۔ مسور، گھوڑی اور مال تجارت میں مستحب ہے۔ گھوڑا۔ گدھا، خچر اور ترکاریوں میں زکوٰۃ مستحب بھی نہیں ہے۔

۱۰۔ مال زکوٰۃ کے بدلے قیمت ادا کی جا سکتی ہے۔

۱۱۔ زکوٰۃ ادا کرتے وقت نیت قربت ضروری ہے۔ اس لئے کہ زکوٰۃ عبادات میں ہے۔

۱۲۔ سید ہاشمی سید ہاشمی کی زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

۱۳۔ ہاشمی وہ شخص ہے جس کا رشتہ باپ کے ذریعہ جناب ہاشم سے ملتا ہو اور یہ بات علم و اطلاع، دو گواہوں کی گواہی اور شہرت عام سے ثابت ہو سکتی ہے۔ صرف دعویٰ کافی نہیں ہے۔

۱۴۔ غیر سادات کا جو صدقہ سادات پر حرام ہے۔ اس سے مراد زکوٰۃ مال اور فطرہ ہے اس کے علاوہ مستحبی صدقات یا کفارات، ردّ مظالم، مجہول المالک، افتادہ مال۔ سید کو دیا جا سکتا ہے جس طرح کہ جس مال کی نذر صدقہ کے لئے ہو یا وصیت فقراء کے لئے ہو وہ بھی سید کو دیا جا سکتا ہے۔

۱۵- زکوٰۃ ماں باپ اور اولاد یا زوجہ کو نہیں دی جا سکتی۔ یہ سب واجب النفقہ ہیں البتہ اس کام کے لئے مالی زکوٰۃ دے سکتے ہیں جس کا نفقہ واجب نہیں ہے۔

۱۶- زوجہ اپنی زکوٰۃ شوہر کو دے سکتی ہے۔

۱۷- مالک دوسرے شخص کو زکوٰۃ ادا کرنے کا وکیل بنا سکتا ہے جس طرح فقیر دوسرے کو وصول کرنے کا وکیل بنا سکتا ہے۔

۱۸- گائے بھینس کی جنس زکوٰۃ میں ایک ہے جس طرح کہ بھیڑ بکری ایک ہیں۔ نر مادہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۱۹- زیورات پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ (البتہ عاریت دیدینا اولیٰ اور انسب ہے)

کتاب الخمس

فروع دین میں چوتھی چیز خمس ہے جو ہر بالغ و عاقل انسان پر واجب ہے اور اس میں مال کا پانچواں حصّہ نکالنا پڑتا ہے۔

۱- مال غنیمت جو میدان جنگ سے مسلمانوں کے ہاتھ آئے چاہے جنگ دعوت اسلام کے لئے ہو یا کسی اور مقصد کے تحت ہو۔

۲- کان جیسے سونا، چاندی، نمک، تیل، گندھک وغیرہ۔ اس مال میں ۵ اشقال سکے دار سونے کی قیمت کے برابر ہونا ضروری ہے اور یہ بھی لازم ہے کہ اتنی مقدار ایک مرتبہ میں نکالی جائے۔

۳ - خزانہ یہاں بھی بقدر نصاب ہونا ضروری ہے۔

۴ - دریا یا سمندر سے غوطہ لگا کر جو مال نکالا جائے (مچھلی وغیرہ اس میں شامل نہیں ہے) اس پر بھی خمس واجب ہے۔

۵ - کافر ذمی مسلمان سے کوئی زمین خریدے یا کسی طرح حاصل کرے تو اس پر بھی خمس واجب ہے۔

۶ - مال حلال اگر مال حرام سے مخلوط ہو جائے اور اس کی مقدار اور مالک معلوم نہ ہو تو اس کا خمس نکال دینا چاہیئے۔

۷ - تمام آمدنیوں میں سال بھر کے خرچ کے بعد بچا ہوا مال (مہر، میراث غیر متوقع، معاوضہ طلاق خلع کے علاوہ)

مسائل خمس

۱ - ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اپنی آمدنی کا سال معین کرے اور اس کی اطلاع اپنے اعلم یا اس کے وکیل کو فراہم کرے تاکہ حسابات میں آسانی ہو۔

۲ - سال کے اخراجات دو طرح کے ہوتے ہیں۔

بعض کا تعلق آمدنی پیدا کرنے سے ہے جیسے دکان، زراعت، جانوروں کا خرچ، کرایہ، نقل و حمل کے مصارف، منشی، دلال، محافظ، ٹیکس وغیرہ جیسے مصارف اور بعض کا تعلق براہ راست خرچ سے ہوتا ہے۔ جیسے اپنا اور اپنے بچوں اور متعلقین کا خرچ۔ مہمان نوازی، ہدیہ، تحفہ، اخراجات سفر، شادی، زیارت، قرض، ادائے قرض، کتاب، مکان وغیرہ۔

۳- ان تمام اخراجات سے بچی ہوئی رقم اور بچے ہوئے سامان خورد و نوش وغیرہ کا پانچواں حصہ نکالنا واجب ہے۔

۴- اگر خمس نکالنے کے بعد کوئی مال ذاتی خرچ کے لئے خریدا اور سال بھر کے اندر اس کی قیمت بڑھ گئی تو اس کا خمس واجب نہیں ہے۔

۵- جس شخص کی آمدنی تدریجی ہے۔ اگر اس نے ایک سال زمین خریدی، دوسرے سال سامان خریدا اور تیسرے سال مکان بنایا تو یہ چیزیں مکان حساب کر کے مستثنیٰ نہ ہوں گی بلکہ ان کا خمس نکالنا پڑے گا۔

۶- اگر ایک ہی سال کی آمدنی سے مکان بنا لیا اور رہنا شروع کر دیا تو اس مکان کا خمس واجب نہیں ہے بلکہ اگر قرض لے کر مکان خریدا اور رہنا شروع کر دیا اور بعد میں اس کا قرض ادا کیا تو بھی اس مکان کا خمس واجب نہیں ہے۔ (واضح لفظوں میں یوں کہا جائے کہ اگر سال کی آمدنی سے مکان فراہم کیا ہے تو مکان سال کے خرچ میں شمار ہو جائے گا۔ اور اگر صرف مکان کا سامان لیا ہے تو مستثنیٰ نہ ہوگا اس لئے کہ سامان مکان نہیں ہے)

۷- سال تمام ہونے کے بعد مال میں تصرف کرنا یا اس سے تجارت کرنا جائز نہیں ہے جب تک کہ خمس ادا نہ کر دے۔ اور اگر ایسا کر لیا ہے اور طرف معاملہ مومن ہے تو معاملہ صحیح رہے گا اور خمس بہر حال واجب رہے گا۔ لیکن اسے اس مال پر جو بیا ہے اس پر نہیں جو بیچا ہے۔ جس طرح کہ اگر کسی مومن کو مال خمس ہبہ کر دیا ہے تو ہبہ صحیح رہیگا۔

اور اسے خمس دینا پڑے گا اس لئے کہ وہ پہلے واجب ہو چکا ہے۔

۸۔ اگر وارث کو معلوم ہو جائے کہ مرنے والے نے خمس نہیں نکالا ہے تو ترکہ سے خمس نکالنا واجب ہے۔

۹۔ اگر خمس واجب ہو جانے کے بعد بچت سے خمس نہیں نکالا بلکہ اگلے سال کی آمدنی سے نکالا ہے تو یہ خمس اس سال کے اخراجات میں شمار نہ ہوگا بلکہ اگلے سال اسے بچت میں شمار کرنا پڑے گا۔

۱۰۔ خمس اصل مال سے متعلق ہوتا ہے لیکن ادائیگی میں قیمت بھی ادا کی جا سکتی ہے۔

۱۱۔ خمس فائدہ کے حاصل ہوتے ہی واجب ہو جاتا ہے۔ اگرچہ آخر سال تک ادائیگی میں تاخیر جائز ہے۔

۱۲۔ اگر مستحق کے ذمہ اپنا قرض ہے اور اسے خمس میں حساب کرنا چاہتا ہے تو حاکم شرع سے اجازت لینا ہوگی۔

۱۳۔ اگر کوئی شخص نہیں نکالتا اور مومن کو مال دیتا ہے تو مومن کے لئے لینے میں حرج نہیں ہے۔ عذاب دینے والے کے ذمہ ہوگا اور عیش مومن کے حصہ میں آئے گا۔

۱۴۔ خمس نہ نکالنے والے کے ساتھ شرکت میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہر شخص اپنے اپنے مال کا ذمہ دار ہوگا۔

مصرف خمس :-

۱۔ خمس کے دو حصے ہوں گے۔

ایک حق امام ہوگا جو مرجع تقلید یا اس کے وکیل کو دیا جائے گا یا جس کے بارے میں وہ اجازت دے گا۔ دوسرا حق ان سادات کا ہوگا۔ جو باپ کی طرف سے ہاشمی سید ہو، سید کے لئے مومن، فقیر اور دیانتدار ہونا ضروری ہے۔

۲۔ جس شخص کا نفقہ واجب ہے اسے خمس نہیں دیا جا سکتا۔ البتہ نفقہ کے علاوہ دیگر اخراجات کے لئے دیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر اس کے سفر کے لئے یا دوسرے جائز امور کے لئے۔

نوٹ :۔ خمس کے تفصیلات دریافت کرنا ہیں تو ہمارے ادارہ خمس و زکوٰۃ ۱۹۔ کولہن ٹولہ الہ آباد کی طرف رجوع کریں۔ وہاں سے مکمل لٹریچر فراہم ہو سکتا ہے اور ہر قسم کی رہنمائی ہو سکتی ہے۔ جوادی

کتاب الحج

حج فروع دین میں پانچویں فرع ہے۔ جس کا شمار ارکان اسلام میں ہوتا ہے۔ اور اس کے منکر کو کافر کہا گیا ہے۔ بلکہ روایت کی بناء پر تو اگر کوئی بغیر ضرورت و مرض وغیرہ کے حج چھوڑ کر مر جائے تو وہ بھی یہودی یا عیسائی مرتا ہے۔ مسلمان نہیں مرتا۔

حج ہر بالغ، عاقل، آزاد، صاحب استطاعت پر زندگی میں ایک مرتبہ واجب ہوتا ہے۔ اس کے دو حصے ہوتے ہیں عمرہ، حج (دور دراز سے آنے والے حضرات کے

حج وعمرہ کا نام حج وعمرہ تمتع ہے)

عمرہ تمتع ۔ میں اولاً احرام میقات سے باندھنا ہوگا ۔ اس کے بعد مکہ پہونچکر طواف خانہ کعبہ کرنا ہوگا ۔ طواف کے بعد دو رکعت نماز طواف پڑھنا ہوگی ۔ اس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سات مرتبہ سعی کرنا ہوگی اور آخر میں تھوڑے سے بال یا ناخن کاٹ کر احرام سے فرصت حاصل کرلی جائے گی ۔ اس کے بعد حج تمتع کرنا ہوگا ۔ جس کے اعمال یہ ہیں کہ مکہ ہی سے احرام باندھ کر میدان عرفات جانا ہوگا اور وہاں ۹ ذی الحجہ کے زوال سے غروب تک رہنا ہوگا ۔ غروب کے بعد مشعر الحرام جانا ہوگا جہاں رات بسر کی جائے گی اور جمرات کے لئے کنکریاں فراہم کی جائیں گی ۔ طلوع آفتاب کے بعد مشعر سے منیٰ جاکر پہلے شیطان اکبر کو سات کنکریاں مارنا ہوں گی اس کے بعد جانور ذبح کر کے سر منڈایا جائے گا اور احرام سے حرام ہونے والی اکثر چیزوں سے نجات حاصل کرلی جائے گی ، اس کے بعد مکہ آکر طواف حج ، نماز طواف ، سعی اور طواف نساء کرنا ہوگا ۔ نماز طواف کے بعد منیٰ واپس آنا ہوگا ۔ یہاں شب ۱۱ اور شب ۱۲ قیام کرنا ہوگا اور دن میں تینوں شیطانوں کو سات سات کنکریاں مارنا ہوں گی ۔ بارہویں ذی الحجہ کو آخری مرتبہ کنکریاں مار کر زوال کے بعد منیٰ سے مکہ چلا آئے گا اور تمام اعمال حج سے آزاد ہو جائے گا ۔ جس کے بعد مدینہ میں زیارت پیغمبر اور زیارت آئمہ بقیع مستحب ہے ۔

(پیغمبر اسلام نے اپنی زیارت پر بیحد زور دیا ہے اور اس کے ترک کرنے والے کو ظالم

قرار دیا ہے۔ رب کریم ہم سب کو حج و عمرہ و زیارات کی توفیق کرامت فرمائے۔

آمین (جوادی)

کتاب الجہاد

جہاد فروع دین میں چھٹی فرع ہے اور یہ اپنے مخصوص شرائط کے ساتھ ہر مسلمان پر واجب ہے۔

جہاد کی دو قسمیں ہیں۔

جہادِ نفس :- یعنی انسان اپنے نفس کو تمام فضائل سے آراستہ کرے اور جملہ خبائث و رذائل سے پاک رکھے۔ مرسل اعظمؐ نے ایک موقع پر ایک لشکر روانہ کیا اور جب وہ لوگ جنگ سے واپس آئے تو آپ نے فرمایا کہ میں اس قوم کا استقبال کر رہا ہوں جس نے جہاد اصغر تمام کر لیا ہے اور اب صرف جہاد اکبر باقی ہے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ جہاد اکبر کیا ہے! فرمایا اپنے نفس سے جہاد کرنا۔

جہاد بدن :- اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ دفاع - حملہ

دفاع اس وقت ہوتا ہے جب کفار مسلمانوں پر حملہ آور ہو جائیں اور مسلمانوں کا فرض ہوتا ہے کہ اپنے نفس، دین اور ملک سے دفاع کریں۔

حملہ کلمۂ اسلام کو بلند کرنے کے لئے کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس میں امامؑ یا نائب امام

کی اجازت کی ضرورت ہے۔ اور اس کے بھی مختلف شرائط ہیں۔ ارشاد رب العزت ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو خدا اور آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور حرام خدا کو حرام نہیں سمجھتے۔ دین حق پر عمل نہیں کرتے اور اہل کتاب ہیں۔ ان سے اس وقت تک جہاد کرو جب تک یہ جزیہ دینے پر آمادہ نہ ہو جائیں۔ اور وہ بھی ذلت کے ساتھ۔

مرسل اعظمؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے جہاد ترک کر دیا وہ دنیا میں ذلت، تنگی معیشت اور دین میں بربادی کا شکار ہوگا۔

دوسری روایت میں آپ نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے ایک خبر دی ہے کہ میری آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں اور دل مطمئن و مسرور ہو گیا۔ جبرئیل نے کہا ہے کہ آپ کی امت میں سے جہاد کرنے والے پر آسمان سے کوئی قطرہ گر پڑے یا ذرا تکلیف ہو جائے تو اس کے لئے اجر شہادت ہے (اصول کافی ۲-۳) عورتوں کا جہاد اپنے شوہروں کے لئے بہترین برتاؤ کرنا ہے (اصول کافی ۵-۹)

مسائل جہاد:-

۱- کفار کے ساتھ جہاد واجب کفائی ہے۔ یعنی ہر مسلمان پر واجب ہے لیکن اگر بقدر ضرورت مسلمان کھڑے ہو جائیں تو باقی لوگوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ورنہ سب گنہگار ہوں گے۔

۲- محترم مہینوں (رجب، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرّم) میں حملہ کرنا حرام ہے۔

۳- ایسی کافر بستیوں سے ہجرت کرنا واجب ہے جہاں اسلامی شعار کا اظہار ممکن نہ ہو۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

یہ فروع دین کی ساتویں اور آٹھویں فرع ہے جس کا تعلق تمام مسلمانوں سے ہے کہ ہر مسلمان پر دوسروں کو نیکی کی ہدایت دینا اور برائیوں سے روکنا واجب ہے۔

ارشاد رب العزت ہوتا ہے "تم میں سے ایک ایسی امت کا ہونا ضروری ہے جو لوگوں کو خیر کی دعوت دے۔ نیکیوں کا حکم دے، برائیوں سے منع کرے اور یہی لوگ نجات یافتہ ہیں" - آل عمران ۱۰۴

دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے۔

"تم بہترین امت ہو، تمہیں لوگوں کے لئے میدان میں لایا گیا ہے کہ نیکیوں کا حکم دو برائیوں سے منع کرو اور اللہ پر ایمان رکھو" آل عمران ۱۱۰

مرسل اعظمؐ کا ارشاد ہے "جب بھی میری امت ہدایت و ارشاد کا کام ایک دوسرے پر چھوڑنا شروع کر دے گی تو اللہ کی طرف سے کوئی نہ کوئی عذاب ضرور نازل ہوگا (اصول کافی ج۵ ص۵۹)۔

امیر المومنینؑ فرماتے ہیں "خبردار امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک نہ کرنا ورنہ پروردگار تمہارے اوپر اشرار کو مسلط کر دے گا پھر تم دعا بھی کرو گے تو قبول نہ ہوگی" (نہج البلاغہ)

امام باقرؑ اور امام صادقؑ کا ارشاد ہے "اس قوم کے لئے جہنم ہے جو امر بالمعروف

اور نہی عن المنکر پر عمل نہیں کرتی۔ امام باقرؑ فرماتے ہیں " وہ قوم بدترین قوم ہے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو عیب سمجھتی ہے "۔

نوٹ :۔ مستحبات و مکروہات میں امر و نہی مستحب ہے واجب نہیں ہے۔

شرائط :۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پانچ شرطوں سے واجب ہوتا ہے۔

۱۔ خود معروف و منکر یعنی واجب و حرام کو جانتا ہو۔

۲۔ جس کو امر و نہی کر رہا ہے اس کے قبول کرنے کا احتمال ہو ورنہ بیکار ہے۔

۳۔ معروف کو ترک کرنے والا اور منکر پر عمل کرنے والا کوئی عذر شرعی نہ رکھتا ہو ورنہ تبلیغ بے محل ہے۔

۴۔ مجرم اپنے جرم پر اصرار رکھتا ہو ورنہ تکرار کرنا توہین اور دل آزاری کے مرادف ہے۔

۵۔ تبلیغ کرنے والے کے لئے ضرر کا اندیشہ نہ ہو ورنہ اپنے یا کسی مومن کے لئے ضرر کا اندیشہ ہے تو سکوت اولیٰ ہے۔

نوٹ :۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر صرف علماء، خطباء اور رجال دین پر واجب نہیں ہے بلکہ یہ ہر مسلمان کا فرض ہے چاہے وہ عادل ہو یا فاسق، بادشاہ ہو یا رعیت، مالدار ہو یا فقیر۔

مراتب امر و نہی :۔ امر و نہی کی کم سے کم منزل یہ ہے کہ انسان بڑے آدمی سے

دل سے بیزاری کا اظہار کرے۔

دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ زبان اور قول سے نصیحت کرے۔

تیسرا مرحلہ یہ ہے کہ ہاتھ سے مرمت کرے اور اس کے آگے قتل جائز نہیں ہے۔ اور ان تینوں مراحل میں بھی مختلف درجات ہیں جن کا لحاظ بے حد ضروری ہے اور جب تک کمتر درجہ سے کام چل جائے سخت تر درجہ کا اختیار کرنا مناسب نہیں ہے۔

بعض نیکیاں :۔

۱۔ اللہ پر بھروسہ کرنا

۲۔ اللہ کی پناہ میں رہنا

۳۔ اللہ سے حسن ظن رکھنا

۴۔ بلاؤں میں صبر کرنا

۵۔ عفت (امام باقرؑ فرماتے ہیں شکم اور شرمگاہ کی عفت سے بہتر کوئی عبادت نہیں ہے۔

۶۔ حلم (امام رضاؑ فرماتے ہیں " انسان جب تک بردبار نہ ہو عبادت گذار نہیں ہو سکتا)

۷۔ تواضع (مرسل اعظمؐ کا ارشاد ہے جو اللہ کے لئے تواضع کرے گا اللہ اسے بلند کرے گا اور جو اکڑ جائے گا وہ ذلیل ہو گا۔)

۸۔ لوگوں کے حق میں انصاف کرنا چاہئے وہ اپنے ہی خلاف کیوں نہ ہو۔

۹۔ دوسروں کے عیوب کے بجائے اپنے عیوب پر نگاہ رکھنا

۱۰۔ نفس شر کی طرف مائل ہو تو اس کی اصلاح کرنا۔

۱۱۔ دنیا میں زہد اختیار کرنا اور اس کی طرف راغب نہ ہونا۔

بعض منکرات :۔

۱۔ غضب ۔ پیغمبر اسلام فرماتے ہیں کہ غضب ایمان کو برباد کر دیتا ہے۔ امام صادقؑ کا ارشاد ہے غضب ہر شر کی کنجی ہے۔

۲۔ حسد ۔ امام باقرؑ و صادقؑ نے فرمایا ہے کہ حسد ایمان کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ مرسل اعظمؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم میں پہلی امتوں کی بیماری آگئی ہے یعنی حسد۔ یاد رکھو حسد دین کو صاف کر دینے والا ہے۔ حسد سے بچنے کا ذریعہ یہ ہے کہ انسان اپنے ہاتھ کو روک کر رکھے اور اپنی زبان پر قابو رکھے، کسی مومن کی برائی نہ کرے۔

۳۔ ظلم ۔ امام صادقؑ نے فرمایا جو شخص کسی پر ظلم کرے گا اس کا بدلہ اس کے نفس ۔ مال یا اولاد میں ضرور ملے گا۔ دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا "جس کو ظلم مل گیا' اس کو کوئی خیر نہیں مل سکتا۔ یاد رکھو جس قدر ظالم کو مظلوم کے مال میں سے حصہ ملتا ہے۔ اس سے زیادہ مظلوم کو ظالم کے دین میں سے حصہ مل جاتا ہے۔"

۴۔ انسان کا شر یہ مشہود ہو جانا ۔ مرسل اعظمؐ نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن بدترین انسان وہ ہے جس کا احترام صرف اس کے شر کے خوف سے ہو۔

امام صادقؑ نے فرمایا جس کی زبان سے لوگ خوفزدہ رہیں اس کا انجام جہنّم ہے۔ بدترین انسان وہ ہے جس کی زبان سے لوگ ڈرتے رہیں۔

فہرست گناہانِ کبیرہ

۱۔ شرک
۲۔ رحمتِ خدا سے مایوسی
۳۔ احکام خدا کا انکار
۴۔ میدان سے فرار
۵۔ جھوٹی قسم
۶۔ عہد شکنی
۷۔ ترک نماز و ترک فرائض
۸۔ حج کو ہلکا سمجھنا
۹۔ اولیاء خدا سے جنگ کرنا
۱۰۔ گناہان صغیرہ پر اصرار کرنا
۱۱۔ گناہ کرنے کو معمولی سمجھنا
۱۲۔ ظالموں کی مدد کرنا
۱۳۔ ظالموں کی طرف سے حاکم بننا
۱۴۔ ظالموں کی طرف جھکاؤ پیدا کرنا
۱۵۔ جھوٹی گواہی دینا
۱۶۔ سچی گواہی کا چھپا دینا
۱۷۔ ملاوٹ کرنا
۱۸۔ ریاکاری کرنا
۱۹۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنا
۲۰۔ کسی کو جھوٹی نسبت زنا دینا
۲۱۔ زنا کرنا
۲۲۔ اغلام بازی کرنا
۲۳۔ زنا میں واسطہ بننا
۲۴۔ جوا کھیلنا

۲۵- لہو ولعب میں مشغول رہنا

۲۶- تکبر

۲۷- اسراف

۲۸- فضول خرچی

۲۹- غیبت

۳۰- بہتان والزام

۳۱- مومن کو گالی دینا

۳۲- مومن کو ذلیل کرنا

۳۳- خدا ورسولؐ وامامؑ کے خلاف

" باتیں بیان کرنا بلکہ مطلق جھوٹ بولنا

۳۴- چغل خوری

۳۵- قتل نفس محترم (یعنی جس کا قتل

" شرعاً جائز نہ ہو۔

۳۶- اقربا سے قطع تعلق

۳۷- سود خوری

۳۸- مال یتیم کھانا

۳۹- مردار کھانا

۴۰- غیر خدا کے نام کا ذبیحہ کھانا

۴۱- سور کا گوشت کھانا

۴۲- شراب پینا

۴۳- خون پینا

۴۴- ناپ تول میں کمی کرنا

۴۵- لوگوں کے حقوق روک لینا

۴۶- چوری

۴۷- جادو

۴۸- حرام خوری یعنی مردار کی قیمت شراب کی قیمت، شطرنج کی رقم، شکاری کتے کے علاوہ ہر کتے کی قیمت مغنیہ کی اجرت، زانیہ کی اجرت، رشوت، ظالم حکام کی دلالی کے پیسے وغیرہ۔

تولّا و تبرّا

فروعِ دین میں نویں اور دسویں فرع تولّا و تبرّا ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ ہر مسلمان اللہ۔ رسولؐ۔ انبیاءؑ۔ اوصیاءؑ۔ صدیقہ طاہرہؑ سے محبت اور ان کے دشمنوں سے نفرت کا عملی مظاہرہ کرتا رہے۔

قرآن مجید میں مختلف مقامات پر اس نفرت کا حکم دیا گیا ہے۔ سورۂ مائدہ آیت ۵۷، سورہ ممتحنہ آیت ۱۳، سورہ توبہ آیت ۲۳۔

دوسرے مقامات پر اللہ والوں سے محبت کے احکام موجود ہیں سورہ مائدہ آیت ۵۶ خود آیت مودّت جس کے بارے میں نور الابصار شلبخی کے نقل کے مطابق فخر الدین رازی اور زمخشری نے نقل کیا ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی تو لوگوں نے پوچھا یا رسولؐ اللہ یہ قرابت دار کون ہیں جن کی محبت واجب ہوئی ہے؟ فرمایا علیؑ و فاطمہؑ اور ان کے دونوں فرزند۔

اس کے علاوہ جب آیت خیر البریہ نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا' یا علیؑ تم اور تمہارے شیعہ روز قیامت اس عالم میں آؤ گے کہ تم خدا سے راضی اور خدا تم سے راضی ہوگا اور تمہارے دشمن غضب الٰہی کے حقدار ہوں گے۔

ایک مشہور حدیث ہے جس میں حضورؐ نے فرمایا کہ

جو محبت آلِ محمدؐ پر مر جائے وہ شہید مرتا ہے۔

جو محبّت آلِ محمدؐ پر مرتا ہے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں

جو محبّت آلِ محمدؐ پر مرتا ہے وہ تائب مرتا ہے

جو محبّت آلِ محمد پر مرتا ہے وہ کامل الایمان مرتا ہے

جو محبّت آلِ محمدؐ پر مرتا ہے اسے ملک موت اور نکیرین جنت کی بشارت دیتے ہیں

جو محبّت آلِ محمدؐ پر مرتا ہے وہ جنّت کی طرف اس طرح جاتا ہے جیسے عروس خانۂ شوہر کی طرف

جو محبّت آلِ محمدؐ پر مرتا ہے اس کی قبر میں جنّت کی طرف دو دروازے کھُل جاتے ہیں۔

جو محبّت آلِ محمدؐ پر مرتا ہے اللہ اس کی قبر کو ملائکہ کی زیارت گاہ بنا دیتا ہے۔

جو محبّت آلِ محمدؐ پر مرتا ہے وہ سیرت پیغمبرؐ پر عمل کرکے دنیا سے جاتا ہے۔

جو عداوت آلِ محمدؐ پر مرتا ہے اس کی پیشانی پر روز قیامت لکھ دیا جائے گا کہ یہ رحمتِ خدا سے مایوس ہے۔

جو عداوت آلِ محمدؐ پر مرتا ہے وہ کافر مرتا ہے

جو عداوت آلِ محمدؐ پر مرتا ہے وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکتا۔

تفسیر رازی، تفسیر کشاف، نور الابصار شبلنجی

عقیقہ

یہ شریعت کے مستحبات میں ہے واجبات میں نہیں ہے۔ اس کے لئے ہر طرح کا جانور کافی ہے۔ اصل مقصد دفع بلا کے لئے ایک قربانی دینا ہے اور اسی کو عقیقہ کہا جاتا ہے

- بہتر یہ ہے کہ عقیقہ کا جانور تندرست اور بے عیب ہو لیکن یہ ضروری نہیں ہے۔
- لڑکے کے لئے نر اور لڑکی کے لئے مادہ ہونا بہتر ہے۔
- بکری، گائے، اونٹ، بھیڑ سب کافی ہیں۔
- مستحب ہے کہ وقت ذبح دعائے عقیقہ پڑھے۔ (مسائل شرعیہ عربی ص ۱۴۴)
- مستحب ہے کہ ایک چوتھائی دائی کو دے کر باقی فقراء پر تقسیم کر دیں۔
- بہتر یہ ہے کہ آب و نمک ڈال کر پکا لیا جائے اور ولیمہ کر دیا جائے۔
- باپ اور باپ کے عیال کا کھانا مکروہ اور ماں کے لئے کھانا خلاف احتیاط ہے
- اگر کسی شخص کا عقیقہ نہیں ہوا ہے تو مستحب ہے کہ بالغ ہونے کے بعد خود اپنا عقیقہ کرائے یعنی جانور ذبح کرائے۔
- کسی کی طرف سے قربانی دیدینے کے بعد عقیقہ کی ضرورت نہیں ہے۔
- عقیقہ کے بدلے پیسے کا صدقہ کافی نہیں ہے
- احتیاط یہ ہے کہ کھال یا اس کی قیمت کو صدقہ کر دے۔
- مردے کی طرف سے بھی عقیقہ ہو سکتا ہے۔

نوٹ :۔ عوام میں یہ بات مشہور ہو گئی ہے کہ ہڈیوں کو کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے لیکن اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

قربانی

یہ سنّت موکدہ ہے۔ اور اس میں چند آدمی ایک جانور میں شرکت کر سکتے ہیں۔ قربانی زندہ۔ مردہ ہر ایک کی طرف سے بطور کارِ خیر بھی ہو سکتی ہے۔ بلکہ بچہ کی طرف سے بھی ممکن ہے۔

مسائل قربانی :۔

۱۔ قربانی کا وقت روز عید طلوع آفتاب اور نماز کے بعد ہے اور اگر نماز نہ پڑھے تو آفتاب بلند ہونے کے بعد اور یہ سلسلہ تین دن تک رہ سکتا ہے۔ بلکہ منیٰ میں چار دن تک البتہ منیٰ میں حج کی قربانی کے بعد دوسری قربانی کی ضرورت نہیں ہے۔

۲۔ قربانی کے لئے بکری، گائے، اونٹ، بھیڑ سب کافی ہے۔

۳۔ قربانی میں حج کی قربانی جیسے شرائط کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر جانور کافی ہے۔

۴۔ بہتر یہ ہے کہ اس گوشت میں سے خود بھی کھلائے اور لوگوں کو بھی کھلائے۔

۵۔ کھال کو قصاب کی اجرت کے طور پر دیا جا سکتا ہے اگرچہ بہتر یہی ہے کہ صدقہ

کر دے۔

۶۔ قربانی ممکن نہ ہو تو اس کی قیمت صدقہ کر دے۔

۷۔ قربانی کے وقت دعائے قربانی پڑھے۔ (مسائل شرعیہ عربی ص۱۴۹)

جامعہ

تازہ ترین مسائل سفر

۱۔ اگر کوئی شخص اپنے وطن میں افطار کرنے کے بعد مغرب کی طرف ہوائی جہاز سے سفر شروع کر دے اور اثناء سفر میں ایسی جگہ پہونچ جائے جہاں آفتاب غروب نہیں ہوا تو اس پر غروب آفتاب تک فاقہ کرنا واجب نہیں ہے اس لئے کہ یہ اپنا روزہ رات تک تمام کر چکا ہے۔

۲۔ اگر کوئی شخص نماز صبح کے بعد سفر شروع کرے اور وہاں پہونچ جائے جہاں ابھی تک طلوع فجر نہیں ہوا ہے۔ یا زوال کے بعد نماز ظہر پڑھ کر سفر شروع کرے اور وہاں پہونچ جائے جہاں ابھی زوال نہیں ہوا ہے۔ یا غروب کے بعد نماز مغرب پڑھ کر سفر شروع کرے اور وہاں پہونچ جائے جہاں غروب نہیں ہوا ہے تو ان تمام صورتوں میں بنا بر احتیاط دوبارہ نماز ادا کرے گا۔

۳۔ اگر اپنے وطن سے وقت نماز گذر جانے کے بعد بغیر نماز پڑھے سفر شروع کرے اور وہاں پہونچ جائے جہاں وقت نماز باقی ہے تو بنا بر احتیاط ادا و قضا

کی نیت کے بغیر نماز ادا کرے گا۔

۴۔ ہوائی جہاز میں سفر کرنے والے انسان کے لئے اگر یہ ممکن ہے کہ جہاز کے اترنے کے بعد قبلہ رو نماز پڑھے تو اترنے کا انتظار کرنا ضروری ہے۔ اور اگر وقت گذر جانے کا اندیشہ ہے اور قبلہ کا علم نہیں ہے تو جدھر گمان غالب ہو اس طرف نماز پڑھ لے ورنہ جس طرف چاہے پڑھ لے کافی ہے اور اگر استقبال ممکن ہی نہیں ہے تو قبلہ کی ضرورت بھی نہیں ہے۔

۵۔ اگر زمین کی رفتار کے برابر تیز چلنے والے جہاز سے سفر شروع کرے اور مشرق سے مغرب کی طرف چلتا رہے تو اس شخص کو کسی منزل پر صبح دوپہر شام کا سامنا نہ ہوگا لیکن احتیاطاً ۲۴ گھنٹوں میں پانچ نمازیں پڑھنا پڑیں گی۔ روزہ کی ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ اگر سفر رات میں شروع کیا ہے اور مسلسل رات باقی ہے تو رات میں روزہ نہیں ہے اور اگر دن میں شروع کیا ہے تو ایسے دن میں روزہ کا وجوب ثابت نہیں ہے جس میں رات ہی نہ ہوتی ہو۔

۶۔ اگر نذر وغیرہ کی وجہ سے سفر میں روزہ واجب ہو گیا ہے اور اپنے گھر سے سحری کھا کر طلوع فجر کے بعد سفر میں نکل گیا ہے اور منزل پر پہونچ کر معلوم ہوا کہ ابھی طلوع فجر نہیں ہوا تو دوبارہ کوئی چیز کھانا یقیناً جائز ہے اس لئے کہ رات میں روزہ جائز نہیں ہے۔

۷۔ اگر ماہ رمضان میں اپنے گھر سے زوال کے بعد سفر شروع کرے اور منزل پر

زوال سے پہلے پہونچ جائے تو روزہ رکھنا واجب ہے اس لئے کہ زوال کے بعد سفر شروع کرنے کی صورت میں روزہ کا پورا کرنا بہرحال واجب ہوتا ہے۔

۸۔ اگر کوئی شخص ایسے مقام پر رہتا ہے جہاں ۶ مہینے کا دن اور ۶ مہینے کی رات ہوتی ہے اور وہاں سے ہجرت کرنا ممکن ہے تو ہجرت کرنا واجب ہے۔ اور اگر ہجرت کرنا ممکن نہیں ہے تو ہر ۲۴ گھنٹوں کے اندر پانچ وقت کی نمازیں پڑھ لیا کرے۔

روزہ واجب نہ ہوگا۔

تازہ ترین مسائل نکاح وطلاق

اسلامی قوانین میں ایک اہم قانون کا نام "قانون الزام" ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ جو قوم جس عقیدہ و نظریہ کی حامل ہوگی اسے اس کے نتائج کا بھی ذمہ دار ہونا پڑے گا۔ اور دوسروں پر ان نتائج کی ذمہ داری نہ ہوگی۔ مثال کے طور پر

۱۔ اہلسنت کے نزدیک نکاح میں گواہوں کا وجود شرط ہے اور شیعوں میں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ بنابریں اگر کسی سنی عورت کا عقد بغیر گواہوں کی موجودگی کے ہوا ہے تو یہ عقد باطل ہے اور شیعہ مرد اس عورت کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے۔

۲۔ اہلسنت کے نزدیک شاہدین عادلین کے بغیر طلاق صحیح ہو جاتی ہے اور شیعوں میں نہیں ہوتی۔ لہٰذا اگر کسی سنی نے اپنی زوجہ کو بغیر عادلین کے طلاق دیدی ہے

توشیعہ اس عورت سے بلا تکلف عقد کر سکتا ہے ۔

۳- اہلسنت کے نزدیک حالت حیض میں بھی طلاق جائز ہے اور اس زمانۂ طہارت میں بھی جائز ہے جس میں جنسی تعلقات قائم ہوئے ہوں ۔ تو اگر سُنی نے ان حالات میں اپنی زوجہ کو طلاق دیدی ہے تو شیعہ اس سے دوبارہ عقد کر سکتا ہے ۔ اگرچہ اس کے یہاں ایسی طلاق جائز نہیں ہے ۔ یہی حال جبری طلاق کا ہے کہ وہ فقہ حنفی میں جائز ہے ۔ اور مذہب اہلبیتؑ میں صحیح نہیں ہے ۔

۴- اہلسنت کے نزدیک زوجہ تمام ترکہ میں سے وارث ہوتی ہے اور شیعوں کے یہاں زمین میں اسے کوئی حصہ نہیں ملتا ۔ مکان اور درخت میں صرف قیمت میں سے حصہ ملتا ہے ۔ اصل مال میں سے حصہ نہیں ملتا ۔ بنابریں اگر سُنی مرجائے اور اس کی زوجہ شیعہ ہو تو وہ تمام ترکہ میں سے اپنا حصہ لے سکتی ہے اگرچہ اس کے مذہب میں ایسا نہیں تھا ۔ لیکن یہ قاعدہ الزام ہے جس کے نتائج کی ذمہ داری صاحب عقیدہ پر عائد ہوتی ۔

۵- اہلسنت کے نزدیک تحریری طلاق جائز ہے صیغہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے ، اور شیعوں کے یہاں ایسا نہیں ہے ۔ بنابریں اگر کوئی سُنی اپنی زوجہ کو تحریری طلاق دیدے تو شیعہ اس سے دوبارہ عقد کر سکتا ہے ۔

✻

تازہ ترین سڑکیں اور مسجدیں

۱۔ حکومت کی طرف سے مکان توڑ کر یا اراضیات پر قبضہ کر کے جو سڑکیں بنا دی جاتی ہیں ۔ ان پر چلنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔ یہ عرف عام میں مال کے برباد ہو جانے کے مرادف ہیں ۔ البتہ ان کے ملبہ میں تصرّف کرنا مالک کی اجازت کے بغیر جائز نہیں ہے ۔ مالک کا حق اولویت بہرحال باقی رہیگا ۔

۲۔ سڑکوں میں آجانے والی مسجدیں مسجد کے احکام سے خارج ہو جاتی ہیں ۔ اور ان سڑکوں کا نجس کرنا یا حالت جنابت یا حیض میں ان پر جا کر بیٹھ جانے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔ وقف ہونے کے اعتبار سے اس کے احکام ضرور برقرار رہیں گے کہ ملبہ پر تصرّف جائز نہ ہوگا ۔ صرف حاکم شرع کی اجازت سے ملبہ یا اس کی قیمت کو دوسری مسجد میں صرف کر سکتے ہیں ۔ بقیہ یہی حال سڑکوں میں آجانے والے مدرسوں اور امام بارگاہوں کا ہے کہ ان کی وقفیت کے احکام بھی باقی رہیں گے ۔ اور انہیں مدرسہ یا امام بارگاہ نہیں کہا جا سکتا ۔

(مذکورہ بالا اراضیات اور سڑکوں سے گذرنا بہرحال جائز ہے)

۳۔ جن مسجدوں کو ظالموں کی طرف سے توڑ دیا جاتا ہے ۔ اگر ان کا کوئی حصّہ مسجد کے فائدہ کے قابل ہے تو اس سے فائدہ اٹھایا جائے گا ۔ اور اس میں عبادت

کی جائے گی ۔ اور اگر بالکل عنوان بدل گیا ہے اور اسے دکان یا گودام بنا دیا گیا ہے ۔ تو اگر یہ دکان یا گودام مسجد کے تقدس کے خلاف نہیں ہے تو اس پر تصرف کر سکتے ہیں ۔ اور اگر قمار خانہ یا شراب خانہ جیسی جگہ بنا دی ہے تو اس سے کسی طرح کا استفادہ کرنا جائز نہیں ہے ۔

مقصد یہ ہے کہ مسجدیت کے ختم ہونے کے بعد مسجد کی جگہ کو جائز مقاصد میں استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ ناجائز مقاصد میں استعمال کرنا جائز نہیں ہے ۔

۴ ۔ سڑکوں میں آجانے والے قبرستان اگر شخصی ملکیت یا وقف عام ہیں تو ان پر ملکیت اور وقف کے احکام جاری رہیں گے ۔ یعنی ان کے ملبہ کا بیچنا یا خریدنا مالک یا متولی کی اجازت کے بغیر جائز نہیں ہوگا ۔ صرف چلنا جائز رہے گا ۔ بشرطیکہ اس سے مرنے والوں کی توہین نہ ہو ۔ اور اگر ملکیت یا وقف نہیں ہیں تو ہر تصرّف جائز ہے اور کسی اجازت کی ضرورت نہیں ہے ۔

لاٹری

لاٹری کا ٹکٹ اگر اس احتمال کی بنا پر خریدا ہے کہ اس کے ذریعہ قرعہ میں نکلنے والی رقم ملے گی تو یہ خرید و فروخت حرام ہے اور اگر صرف اس انداز پر خریدا ہے کہ ٹکٹ کے ذریعہ اس کار خیر میں حصّہ لینا ہے جس کا حکومت یا کسی نے اعلان کیا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے ۔

رہ گیا انعام تو وہ دونوں صورتوں میں جائز ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ لاٹری سرکاری ہے تو مال کو مجہول المالک قرار دے کر حاکم شرع یا اس کے وکیل سے اجازت لے گا اور اگر پرائیویٹ ہے تو اس کی اجازت کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ خود کسی انعام پر تصرف کرنے سے راضی ہے دوسرے کو اعتراض کرنے کا کیا حق ہے یہ اور بات ہے کہ پہلی صورت میں عمل بہر حال حرام رہے گا۔ اور انسان گنہگار کہا جائے گا۔

تازہ ترین مسائل علاج (پوسٹ مارٹم)

۱۔ مسلمان کی میت کا پوسٹ مارٹم کرنا جائز نہیں ہے۔ غیر مسلم کی میت کا پوسٹ مارٹم ہو سکتا ہے۔ مسلمان کی میت کا پوسٹ مارٹم کرنے میں دیت بھی واجب ہو جاتی ہے۔ البتہ اگر ایک مسلمان کی زندگی دوسرے مسلمان کے پوسٹ مارٹم پر موقوف ہو اور دوسرا کوئی راستہ نہ ہو تو پوسٹ مارٹم میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۔ میت مسلمان کے کسی جزء (آنکھ وغیرہ) کو نکال کر کسی دوسرے زندہ کے جسم میں جوڑ دینا جائز نہیں ہے اس کی دیت بھی دینا ہوگی البتہ اگر دوسرے مسلمان کی زندگی کا سوال ہے تو عمل جائز ہے اگرچہ دیت واجب ہے۔ ہاں اگر مرنیوالے نے وصیت کر دی ہے تو کوئی حرج نہیں ہے اور دیت (معاوضہ) بھی واجب نہیں ہے

۳۔ زندہ انسان کے بدن کا کوئی حصہ نکال کر دوسرے انسان کے جسم میں جوڑ دینا دو طرح سے ہو سکتا ہے۔

(۱) جسم کے بنیادی حصّہ کو الگ کیا جائے (جیسے آنکھ، ہاتھ، پیر وغیرہ) یہ بات جائز نہیں ہے

(۲) جسم کے معمولی حصہ کو الگ کیا جائے (جیسے گوشت کا کوئی ٹکڑا یا کھال وغیرہ) اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بلکہ اس کی اجرت بھی لی جا سکتی ہے۔

۴۔ ضرورت مند مریضوں کو خون دینے میں کوئی حرج نہیں ہے وہ مفت ہو یا قیمت کے ساتھ۔

۵۔ کافر یا دوسرے نجس الغیر کے جسم کے اجزاء کو قطع کر کے مسلمان کے جسم میں جوڑ دیا جائے تو جوڑنے کے بعد وہ مسلمان کا جزو شمار کیا جائے گا اور پاک بھی ہو گا اور اس میں نماز بھی جائز ہو گی۔ (خود عمل بھی جائز ہے)

تازہ ترین مسائل تولید

۱۔ اجنبی انسان کی منی کا آلات کے ذریعہ کسی عورت کے رحم میں داخل کرنا چاہے شوہر ہی کے ذریعہ کیوں نہ ہو حرام ہے لیکن اگر عورت اس طرح حاملہ ہو گئی ہے تو

بچہ صاحب نطفہ ہی کا کہا جائے گا اور نسب کے تمام رشتے میراث تک ثابت ہو جائینگے اس طرح اگر خود عورت ہی شوہر سے مقاربت کے بعد فی الفور دوسری عورت سے ہمجنسی کرے اور نطفہ اس کے رحم کی طرف منتقل کر دے تو بچہ اس کے شوہر ہی کا کہا جائے گا (اور فعل حرام رہے گا)

۲۔ کسی مرد کے نطفہ کا مصنوعی رحم میں رکھکر بچہ بنا لینا۔ بچہ کو اسی مرد کی طرف منسوب کر دینا ہے اور فرزندی کے تمام احکام ثابت ہو جاتے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ یہ بچہ بغیر ماں کا بچہ کہا جائے گا۔

۳۔ اگر کوئی شوہر جماع کے ذریعہ زوجہ کو حاملہ نہیں بنا سکتا اور کسی دوسرے ذریعہ سے اس کا نطفہ زوجہ کے رحم میں منتقل کر دیا جائے تو پیدا ہونے والا بچہ اسی کا بچہ کہا جائے گا اور تمام احکام ثابت ہو جائیں گے۔ اگر غیر مرد کے ذریعہ یہ عمل جائز نہیں ہے۔ (اگر شرمگاہ پر نظر کرنا پڑے یا عورت کو چھونا پڑے ورنہ اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔)

ضمیمہ

حقوق کا بیان

امام چہارم سید الساجدین حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے ثابت بن دینار ثمالی سے دربارۂ حقوق ارشاد فرمایا۔

اللہ کا حق :۔ بڑے میں بڑا حق اللہ کا ہے کہ تم اس کی عبادت کرو۔ کسی شے کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ اب اگر تمہاری بندگی میں اخلاص ہے تو اللہ دنیا و آخرت کے کام پورے کرے گا۔

نفس کا حق :۔ یہ ہے کہ اس کو اللہ کی اطاعت میں صرف کرو۔

زبان کا حق :۔ یہ ہے کہ اسے فحش سے بچاؤ۔ نیکی پر لگاؤ۔ لغو بے فائدہ بات سے پرہیز کرو۔ لوگوں کے ساتھ نیکی اور ان سے خوش گفتاری کا برتاؤ کرو۔

کان کا حق :۔ یہ ہے کہ اسے غیبت سننے سے بچاؤ۔ اور ہر اس آواز کے سننے سے محفوظ رکھو جو جائز نہیں ہے۔

آنکھ کا حق :۔ یہ ہے کہ حرام دیکھنے سے بند رکھو۔ اور دیکھکر عبرت حاصل کرو

ہاتھ کا حق :۔ یہ ہے کہ غیر حلال تک نہ پھیلے۔

پیروں کا حق :۔ یہ ہے کہ ناجائز راہ پر نہ جائیں۔ انہیں پیروں سے پل صراط پر کھڑے ہو گے۔ دیکھو لغزش نہ ہو کہ جہنم میں الٹ جاؤ۔

پیٹ کا حق:- یہ ہے کہ اس کو حرام کا برتن نہ بناؤ۔ بھرے پیٹ پر نہ کھاؤ۔

عورتین کا حق:- یہ ہے کہ زنا سے بچاؤ اور کسی کے دیکھنے سے چھپاؤ۔

نماز کا حق:- یہ سمجھو کہ نماز اللہ تک رسائی کا زینہ ہے۔ تم اللہ کے سامنے حاضر ہو۔ یہ جانتے ہوئے ایک ذلیل حقیر رغبت والا خایف امیدوار۔ خوفزدہ۔ فقیر۔ محتاج۔ گڑگڑانے والا بڑے کے حضور میں نہایت سکون و وقار کے ساتھ کھڑے ہو۔ اور دل سے نماز میں متوجہ ہو اور جو حق اور حد ہے اس طرح ادا کرو۔

حج کا حق:- یہ جانو کہ پروردگار عالم کے پاس تم نے ایلچی روانہ کیا۔ اور گناہوں کو چھوڑ کر اللہ کی طرف بھاگے ہو۔ جس میں تمہاری توبہ کی قبولیت ہے۔ اور جو فریضہ اللہ نے واجب کیا تھا تم سے پورا ہوا۔

روزہ کا حق:- یہ سمجھو کہ اللہ نے زبان۔ کان۔ آنکھ۔ پیٹ۔ عورتین پر اس سے پردہ ڈال دیا کہ جہنم کی آگ سے تم کو چھپائے۔ اگر تم نے روزہ ترک کیا تو اس پردہ کو پھاڑ ڈالا جس سے تم کو اللہ نے ڈھانکا ہے۔

رہبری کا حق:- خدا کی خوشنودی کے ارادے سے ہدایت کرو۔ اپنے دام میں اسیر کرنے کے لئے نہیں۔ صرف اس غرض سے کہ للہ و لوجہ اللہ خدمت کرتے ہیں۔ اور اس میں روز قیامت ہماری روح کی نجات ہے۔

بادشاہ کا حق:- یہ سمجھو کہ تم اس کے لئے ایک امتحان و مصیبت ہو اور وہ اس میں مبتلا ہے جس بنا پر اللہ نے اسے تم پر بس و طاقت دی ہے تم پر لازم ہے کہ اس کی خفگی

دنا راضگی کا سامنا نہ کرو کہ اپنے ہاتھ ہلاکت میں ڈالو۔ اگر کچھ رنج پہونچے تو اس کے شریک بن جاؤ۔

اُستاد کا حق:۔ یہ ہے کہ تعظیم و توقیر اسکی اسکی جگہ پر کرو اچھی طرح اس کی تقریر سُنو اور اسی کی طرف متوجہ رہو۔ استاد کے سامنے آواز نہ بلند کرو۔ جب کوئی اس سے کچھ پوچھے تو استاد کے جواب دینے سے پہلے تم جواب نہ دو۔ اس کے پاس بیٹھ کر باتیں آپس میں نہ کرو۔ نہ کسی کی بدگوئی کرو۔ اگر کوئی برائی استاد کی کرے تو اسے ردکرو۔ عیبوں پر پردہ ڈالو۔ فضیلت وخوبی بیان کرو۔ اس کے دشمن کو پاس نہ بٹھاو نہ اس کے دوست کو دشمن بناؤ۔ اگر یہ باتیں کیں تو فرشتے گواہی دیں گے کہ تم نے واقعی تحصیل کی اور خدا کے واسطے پڑھا سیکھا دنیا کے لوگوں کے لئے نہیں پڑھا۔

صدقہ کا حق:۔ سمجھو کہ خیرات تمہاری اللہ کے پاس محفوظ سرمایہ ہے۔ ایسی امانت ہے جس کے لئے گواہوں کی ضرورت نہیں۔ جو چھپکر ودیعت کرتے ہو وہ ظاہر بظاہر ودلیعت کرنے سے مضبوط تر ہے۔ خیرات کرنے سے دنیا میں بلا و بیماریاں دور ہوتی ہیں اور آخرت میں آتش دوزخ کو دور کرنے والی ہے۔

حکمران کا حق:۔ یہ ہے کہ اسی کا حکم مانو نا فرمانی نہ کرو سوا اس صورت کے کہ اس میں اللہ کی ناخوشی ہو اس لئے کہ مخلوق کی اطاعت اللہ کی نافرمانی اور معصیت میں نہیں ہے۔

رعایا کا حق بادشاہ پر:۔ یہ ہے کہ سمجھے کہ لوگ اپنی کمزوری اور خود کے طاقتور

ہونے کی بنا پر رعایا شمار ہیں پس لازم ہے ان میں انصاف کرے اور ان کے لئے پدر مہربان کی مثال بنے۔ جہالت کو معاف کرے اور سزا میں جلدی سے کام نہ لے اللہ نے جو ان پر قوت دی ہے شکر ادا کرے۔

بادشاہ کا رعایا پر حق:۔ سمجھو کہ اللہ نے لوگوں پر اسے حاکم و نگراں مقرر کیا ہے۔ اس علم کی بنا پر جو اسے میسر ہے۔ اور جو خزانے اس کے لئے کھولے ہیں۔ اگر لوگوں کی واقفیت و علم بڑھانے کا احسان کرے اور جبر و ظلم نہ کرے تو خدا اس کے فضل و شرف میں اضافہ کرتا ہے۔ اور اگر لوگوں کے باخبر کرنے سے رکتا ہے اور مطالبہ پر ظلم کرتا ہے تو خدا کو حق ہے کہ وہ اس کے علم و جاہ و شرف کو چھین لے اور وہ لوگوں کے دلوں سے کھو جائے۔

بیوی کا حق:۔ سمجھو کہ اللہ نے بیوی کو سبب سکون اور تمہارا انیس قرار دیا ہے۔ اسے اللہ کی نعمت جانو اور عزت و نرمی کا برتاؤ کرو اگرچہ تمہارا حق واجب تر ہے اس پر تاہم تمہارے لئے لازم ہے کہ اس پر رحم کرو اس لئے کہ وہ تمہاری قید میں ہے۔ کھلاؤ پلاؤ کپڑے پہناؤ اگر جہالت کرے معاف کر دو۔

غلام کا حق:۔ سمجھو کہ اس کو بھی اللہ نے پیدا کیا ہے اور تمہارے باپ ماں کا بیٹا اور تمہاری گوشت و خون ہے اس لئے تم مالک نہیں ہو کہ تم نے اسے بنایا نہ اعضاء و جوارح سے کوئی شے تم نے بنائی ہے نہ تم اسے روزی دینے والے ہو ان سب کے لئے اللہ کافی ہے البتہ اس نے تمہارے قبضے میں امانت میں رکھا ہے اسلئے ودیعت کیا ہے کہ تمہارے لئے وہ بھلائی جو اس سے کرو جمع کر دے۔ احسان کرو جیسے اللہ نے تم پر

احسان کیا اور نا پسند ہے بدل ڈالو لیکن اللہ کی مخلوق پر سختی نہ کرو تکلیف نہ دو نہیں ہے کوئی طاقت وقوت سوا اللہ کے"۔

ماں کا حق :۔ یہ جانو کہ تمہارا اس نے بوجھ برداشت کیا۔ جس بوجھ کو کوئی ایک نہ اٹھاتا۔ اور تمہیں اپنے دل کا پھل دے دیا جو کوئی کسی کو نہ دیتا۔ پوری طرح اپ اعضاء وجوارح سے تم کو بچایا اپنی بھوک کی پرواہ نہ کرتے ہوئے تم کو کھلایا اپنی پیاس بھول کر تم کو سیراب کیا۔ خود نہیں پہنا تم کو پہنایا خود دھوپ کھائی تم کو سایہ میں رکھا تمہارے واسطے رات کی نیند چھوڑی گرم وسرد سے محفوظ کیا کہ تم اس کے لئے باقی رہو۔ یقیناً تم میں ماں کے شکر ادا کرنے کی طاقت نہیں سوا اللہ کی مدد و توفیق کے۔

باپ کا حق :۔ سمجھو باپ ہی تمہاری اصل اور بنیاد ہے اگر باپ نہ ہوتا تم نہ ہوتے اگر تم اپنے نفس میں کسی وقت عجب محسوس کرو تو یہ جانو کہ باپ ہی اصل نعمت کا سبب ہے اس لئے اللہ کی حمد و شکر اس عنایت پر کرو کوئی طاقت اللہ کے سوا نہیں ہے"۔

بیٹے کا حق :۔ یہ سمجھو کہ وہ تم سے اور تمہاری طرف دنیا میں نیکی بدی دونوں اعتبار سے منسوب ہے تم جوابدہ ہو اللہ کے نزدیک کہ کیا ادب سکھایا اچھی تمیز دی اور کیا اللہ کی طرف اس کی رہنمائی کی اور کیا اللہ کی طاعت میں مدد دی بیٹے کے لئے اس شخص کے جیسا عمل بجالاؤ جو یہ سمجھے کہ احسان کرنے پر ثواب ہوگا اور برے پیش آنے پر عذاب ہوگا۔

بھائی کا حق :۔ سمجھو بھائی تمہارا ہاتھ ہے عزت وقوت ہے اس کو معصیت کا

ہتھیار اور ساماں ظلم نہ بناؤ۔ مدد ترک نہ ہو۔ جبکہ اس کے مدّ مقابل دشمن ہو اسے نصیحت کرو اگر اطاعت خدا کرتا ہے ورنہ اللہ تم پر اس سے بڑھکر کرم کرنے والا ہے اللہ کی طاقت کے علاوہ کوئی طاقت نہیں۔

محسن مالک کا حق غلام پر :- یہ ہے کہ سمجھے کہ اس محسن مولا نے مال خرچ کرکے غلامی کی ذلّت سے نکالا اور وحشت سے آزادی کی عزّت دی اس سے مانوس کیا۔ ملکیت کی قید سے چھڑایا اور غلامی کی بیڑیاں توڑیں قید خانہ سے باہر نکالا اور خود کو اپنے نفس کا مالک بنا دیا اور اللہ کی عبادت کے لئے فارغ البال کر دیا۔ یہ سمجھو کہ وہ تمہاری زندگی موت میں سب سے بڑھکر برتاؤ نیک کرنے والا ہے اس کی مدد بہ نفس نفیس تم پر واجب ہے اور جس چیز کا تم سے خواہشمند ہو۔ ولا قوۃ الا باللہ

غلام کا حق محسن مولا پر :- آقا سمجھے کہ اللہ نے غلام کے آزاد کرنے کو اپنی جانب وسیلہ بنایا اور آتش دوزخ کے لئے حجاب قرار دیا دنیا میں فائدہ اس کی میراث و ترکہ سے نصیب ہوگا اگر اولاد و اعزا اس کے نہیں ہیں بعوض اس مال کے جو اس کے لئے صرف کیا اور آخرت میں جنت نصیب ہوگا۔

نیکی کرنے والے کا حق :- یہ ہے کہ اس کے شکر گذار ہو اور اس کے احسان کو یاد رکھو اور اچھائی بیان کرو اس کے لئے خالص دعا اللہ سے کرو اگر ایسا کیا تو علانیہ اور پوشیدہ ہر دو طرح اس کا شکریہ ادا کیا اگر بس حاصل ہو ایک دن بھی عوض کرنے کا تو نیکی سے بدلہ دو۔

موذّن کا حق :- سمجھو کہ موذن تمہیں اللہ کو یاد دلاتا ہے اور ثواب کی دعوت دیتا ہے اور فریضہ کے ادا کرنے میں مدد کرتا ہے پس اس کے شکر گذار ہو اس شخص کے مانند جو تمہارا محسن ہے۔

پیشنماز کا حق :- سمجھو کہ وہ تمہارے اور اللہ کے درمیان سفیر ہے۔ تمہارے بجائے کلام کرتا ہے جبکہ تم اس کی طرف سے نہیں بولتے تمہاری طرف سے دعا کرتا ہے جبکہ تم اس کی طرف سے دعا نہیں کرتے۔ اور کل قیامت کے پُر ہول مقام پر خدا کے سامنے کافی بنے گا۔ اگر اس نے کوئی کمی کی تو تم سے کوئی مطلب نہیں اور اگر نماز ہر صورت سے مکمل ہے تو تم شریکِ ثواب ہو کوئی اس کا ثواب تم سے زیادہ نہ ہوگا۔ پیشنماز سے تمہارے نفس کی بچت ہے۔ تمہاری نماز اس کے نماز ادا کرنے سے ہے جس قدر ممکن ہو اس کے شکر گذار رہو۔

ہمنشین کا حق : پاس کے بیٹھنے والے سے نرم پہلو اختیار کرو۔ گفتگو میں انصاف مدّ نظر رکھو۔ جب اٹھو تو اس سے پوچھکر اجازت لے کر ہاں تمہارے ہمنشیں کو اس اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ اس کی لغزشوں کو فراموش کرو۔ خوبیوں کو محفوظ رکھو اس کی بھلائی کو سنو۔

ہمسایہ کا حق :- یہ ہے کہ اس کی غیبت میں حفاظت کرو۔ حاضر ہونے پر عزت سے پیش آؤ۔ اگر مظلوم ہے تو اس کی مدد کرو۔ بُرائی کی کھوج نہ کرو۔ اگر برائی معلوم بھی ہو تو اسے ڈھانک دو۔ اگر نصیحت قبول کرے تو نصیحت کر دو باہمی معاملات میں۔

سختی کے حوالہ نہ کرو۔ لغزش سے بچاؤ اس کے گناہ خطا کو بخشدو۔ اچھے عنوان سے اس کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ اللہ سے بڑھکر کوئی طاقت نہیں۔

ساتھی کا حق :۔ یہ ہے کہ عمدگی و انصاف کے ساتھ اختیار کرو جیسے وہ تمہارا اکرام تمہاری عزت کرتا ہے تم بھی اکرام کرو۔ عنایت و کرم میں آگے نہ جانے دو۔ اگر اس کی عنایت پہلے ہو تو تم بدلہ کرو۔ جس حد تک تم کو چاہتا ہے تم بھی چاہو۔ اس بات سے روکو جس میں معصیت خدا کا وہ قصد کرے۔ اس کے لئے تم رحمت بنو عذاب نہ بنو۔ سوائے اللہ کے اور کوئی قوت بخش نہیں۔

شریکدار کا حق :۔ یہ ہے کہ اگر موجود نہ ہو تو تم اس کے لئے کافی ہو اگر موجود ہے تو اس کا لحاظ کرو بغیر اس کے حکم کے حکم نہ دو نہ اپنی رائے سے بغیر مشورہ کوئی بات کرو۔ اس کے مال کی حفاظت کرو۔ زیادہ یا کم اس کے معاملہ میں خیانت نہ ہو۔ اس واسطے کہ اللہ کا ہاتھ شرکا پر اس وقت تک رہتا ہے جب تک وہ خیانت سے کام نہیں لیتے۔ نہیں ہے قوت سوائے اللہ کے۔

مالک کا حق :۔ یہ ہے کہ تمہارے لئے جو حلال کرے وہی لو۔ مال کو اسی کے کام میں صرف کرو۔ اپنے اوپر جو تم کو برا بنائے صرف نہ کرو۔ اللہ کی اطاعت کی حیثیت سے کام کرو اس میں بخل نہ ہو کہ گناہ کے ساتھ تم کو افسوس و پشیمانی اٹھانا پڑے۔ نہیں ہے قوت سوائے اللہ کے۔

قرض خواہ کا حق :۔ یہ ہے کہ اگر قرضدار سے اپنا مطالبہ کرے تو اگر مطمئن ہے

گنجائش رکھتا ہے کہ قرض چکا دے اور اگر تنگ حال ہے تو خوش گفتاری سے راضی کرے اور اچھے انداز سے واپس کرے۔

دوست کا حق:- یہ ہے کہ اس کے ساتھ دھوکہ دشمنی اور فریب نہ کرو اس کے معاملہ میں اللہ سے خوف کرو۔

مدعی دشمن کا حق:- یہ ہے کہ اگر برحق دعویٰ ہے اور تمہارا نفس اس بات کا گواہ ہے تو ظلم نہ کرو اس کا حق پورا کر دو۔ اور اگر دعویٰ جھوٹا ہے تو نرمی سے کام لو اور نرم رویہ کے سوا اور کوئی طریقہ اس معاملہ میں نہ اختیار کرو اللہ کو اس کے سلسلہ میں ناخوش نہ کرو۔

مدعا علیہ کا حق:- یہ ہے کہ اگر تم اپنے دعویٰ میں حق پر ہو تو خوبصورتی سے معاملہ کرو اس کے حق کا انکار نہ ہو۔ اور اگر تمہارا دعویٰ درست نہیں ہے تو خدا سے خوف کرو توبہ کرو دعویٰ سے باز آؤ۔

نصیحت چاہنے والے کا حق:- یہ ہے کہ اُسے نصیحت کرو اور طریقہ نرم اور مہربانی کا رہے۔

نصیحت کرنے والے کا حق:- یہ ہے نصیحت کرنے والے کے سامنے بازو ڈھیلے نرم رکھو کان دھر کر سنو اگر ٹھیک نصیحت کرے تو حمد خدا بجا لاؤ اور اگر ٹھیک نہ ہو تو اس پر رحم کرو بدنام متہم نہ کرو سمجھو اس نے غلطی کی اس پر بازپرس نہ کرو بجز اس صورت کے کہ وہ تہمت کا مستحق ہو اس حالت میں اس کی بات سے کوئی شے چھپاؤ نہیں۔

مشورہ لینے والے کا حق :- یہ ہے کہ اگر اچھی رائے دے سکتے ہو تو اس کی طرف متوجہ کرو اور اگر تم کو معلوم نہیں ہے تو ایسے شخص کی طرف رہنمائی کرو جو واقف کار ہو۔

مشورہ دینے والے کا حق :- یہ ہے کہ اسے بدنام متہم نہ کرو اگر اس کی رائے تمہارے موافق منشا نہیں ہے۔ اور اگر تمہارے موافق ہو تو حمد خدا بجالاؤ۔

بڑے کا حق :- یہ ہے کہ اس کے بزرگ ہونے کی بنا پر توقیر کرو اور اس حیثیت سے کہ وہ اسلام لانے میں تم سے مقدم ہے جلیل سمجھو اور جھگڑے کی صورت میں اس کا مقابلہ نہ کرو۔ راستے میں نہ بڑھو نہ آگے چلو۔ تم سے جہالت بھی کرے تو تم برداشت کرو۔ جاہل نہ بناؤ اور اسلام کے حق اور اس کی حرمت کی بنا پر بزرگداشت کرو۔

خوش کرنیوالے کا حق :- جو تمہیں کسی طرح خوش کرے اور یہ کام وہ للہ انجام دے تو پہلے حمد خدا کرو پھر اس کے شکر گذار ہو۔

جس سے رنج پہونچے اس کا حق :- یہ ہے کہ اسے معاف کرو اور اگر یہ جانو کہ عفو مضر ہے تو بدلہ لو جیسا کہ قرآن میں ہے کہ "جس پر ظلم ہوا ہو اور وہ انتقام لے تو اس پر کوئی الزام نہیں - شوریٰ ۴۱"

اہلِ ملّت کا حق :- یہ ہے انکی دل سے سلامتی چاہو اور رحم کا برتاؤ کرو تکلیف پہونچنے پر ان سے نرمی کے ساتھ پیش آؤ ان میں درستی و اصلاح کی کوشش کرو جو محسن ہوں شکریہ ادا کرو تکلیفوں کو ان سے دور کرو جو تمہیں پسند ہے انکے واسطے پسند کرو جو تمکو ناگوار ہو انکے لئے ناگوار مانو ان میں بوڑھے باپ کی جگہ میں جوان بھائی اور بوڑھی ماں کے مانند ہے اور چھوٹے تمہاری اولاد کی طرح ہیں۔

ذمیوں کا حق :- یہ ہے کہ جس چیز کو اللہ نے ان سے قبول کیا ہے تم بھی قبول کرو ان پر ظلم نہ کرو جبکہ وہ خدا کیلئے اپنے عہد کو پورا